کوئٹہ بلوچستان اور راولاکوٹ آزادکشمیر سے بیک وقت شائع ہونیوالا پہلا قومی اخبار

Daily FARZAND-E-KASHMIR Quetta

ABC CERTIFIED

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت

روزنامہ فرزندِ کشمیر کوئٹہ راولاکوٹ

بانی: محمد شوکت

جلد18 منگل 04 اگست 2026ء 20 سفر 1448ھ قیمت 5روپے شمارہ نمبر443

Web:- www.farzand-e-kashmir.pk

بلوچستان میں جشن آزادی کی تقریبات شایان شان انداز میں منعقد کی جائیں گی، سرفراز بگٹی

جشن آزادی صرف ایک قومی تہوار نہیں بلکہ قومی اتحاد، یکجہتی، شہداء کی عظیم قربانیوں کو خراجِ عقیدت پیش کرنے اور وطن عزیز کی ترقی و استحکام کے عزم کی تجدید کا دن ہے، وزیراعلیٰ بلوچستان

جشن آزادی صرف ایک قومی تہوار نہیں بلکہ قومی اتحاد، یکجہتی، شہداء کی عظیم قربانیوں کو خراجِ عقیدت پیش کرنے اور وطن عزیز کی ترقی و استحکام کے عزم کی تجدید کا دن ہے

کوئٹہ(این این آئی) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی زیرِصدارت جشن آزادی کی تقریبات کی تیاری کے حوالے سے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس منعقد ہوا جس میں کور کمانڈر بلوچستان لیفٹیننٹ جنرل راحت نسیم احمد خان نے خصوصی شرکت کی۔ اجلاس میں صوبے بھر میں یوم آزادی کی تقریبات قومی جذبے، نظم وضبط اور بھرپور جوش وخروش کے ساتھ منانے کے لیے جامع حکمت عملی اور انتظامات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ بلوچستان کے تمام ڈویژنل اور ضلعی ہیڈکوارٹرز میں جشن آزادی کی تقریبات شایانِ شان انداز میں منعقد کی جائیں گی، جن میں قومی پرچم کشائی، ملی نغموں، ثقافتی، تعلیمی اور عوامی پروگراموں سمیت مختلف تقریبات کا انعقاد کیا جائے گا تاکہ عوام خصوصاً نوجوان نسل(بقیہ 2صفحہ 3پر)

وزیراعظم کی زیرصدارت اجلاس، نجی سرمایہ کاری کے فروغ اور پائیدار معاشی ترقی بارے تبادلہ خیال

شہبازشریف کی پرائیویٹ ایکویٹی فنڈ کے قیام کے حوالے سے لائحہ عمل جلدازجلد پیش کرنے کی ہدایت

اسلام آباد (این این آئی) وزیراعظم محمد شہباز شریف نے ملک میں سرمایہ کاری، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار کے فروغ کے لیے پرائیویٹ ایکویٹی فنڈ کے قیام کے حوالے سے لائحہ عمل جلدازجلد پیش کرنے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ پرائیویٹ ایکویٹی فنڈ معیشت میں سرمایہ کاری، کاروباری وسعت اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے(بقیہ 3صفحہ 3پر)

وزیراعظم شہبازشریف پرائیویٹائزیشن پروگرام کے حوالے سے منعقدہ اجلاس کی صدارت کررہے ہیں

پولیس جرائم، دہشت گردی اور پرتشدد انتہاپسندی کے خلاف صف اول میں خدمات انجام دے رہی ہے

شہداء کے خاندانوں کی ہرممکن معاونت اولین ذمہ داری ہے، شہبازشریف، صدر زرداری

پولیس کے بہادر افسران اور جوانوں کی عظیم قربانیاں ہر پاکستانی کیلئے قابل احترام رہیں گی، صدر، وزیراعظم

پاکستان پولیس جرائم، دہشت گردی اور پرتشدد انتہاپسندی کے خلاف صف اول میں خدمات انجام دے رہی ہے، شہدا کے خاندانوں کی فلاح وبہبود اور ہرممکن معاونت کو یقینی بنانا حکومت کی اولین ذمہ داری ہے، یوم شہدائے پولیس پر صدر زرداری اور شہبازشریف

اسلام آباد(این این آئی) صدرمملکت آصف علی زرداری اور وزیراعظم شہبازشریف نے کہا ہے کہ پولیس کے بہادر افسران اور جوانوں کی عظیم قربانیاں ہر پاکستانی کیلئے قابل احترام رہیں گی، پاکستان پولیس جرائم، دہشت گردی اور پرتشدد انتہاپسندی کے خلاف صف اول میں خدمات انجام دے رہی ہے، شہدا کے خاندانوں کی فلاح وبہبود اور ہرممکن معاونت کو یقینی بنانا حکومت کی اولین ذمہ داری ہے۔ یوم شہدائے پولیس پر ایوان صدر کے پریس ونگ سے جاری پیغام میں صدرمملکت نے کہا کہ پاکستان پولیس جرائم، دہشت گردی اور پرتشدد انتہاپسندی کے خلاف صف اول میں خدمات انجام دے رہی ہے، ہدفی کارروائیوں کے دوران اعلیٰ پیشہ ورانہ مہارت اور موثر حکمت عملی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پولیس نے جرائم پیشہ اور انتہاپسند عناصر کے نیٹ ورکس کو ناکام بنانے میں نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ صدرمملکت نے کہا کہ یہ امر نہایت حوصلہ افزا ہے کہ ہمارے پولیس اہلکار معصوم جانوں کے تحفظ، قانون کی بالادستی اور ملک میں امن و امان کے(بقیہ 1صفحہ 3پر)

گورنربلوچستان جعفرخان مندوخیل کا یونیورسٹی آف بلوچستان کے 13ویں سینٹ اجلاس کی صدارت کررہے ہیں

ٹرمپ کے جنگ بندی منصوبے کے باوجود تازہ اسرائیلی حملے، 19 فلسطینی شہید

غزہ سے تب تک فوج نہیں بلائینگے جب تک حماس مکمل طور پر ہتھیار نہ ڈال دے، اسرائیلی وزیراعظم ہاؤس

تل ابیب/غزہ(این این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے غزہ میں جنگ بندی کے لیے کیے گئے ایک نئے منصوبے کے اعلان کے باوجود غزہ میں تازہ اسرائیلی حملوں میں مزید 19 فلسطینی شہید ہوگئے۔ عرب میڈیا کے مطابق غزہ شہر کے السوسی ٹاور پر فضائی حملے میں حاملہ خاتون سمیت ایک ہی خاندان کے 3 افراد شہید ہوگئے، خان یونس کے علاقے القرارہ میں ایک اپارٹمنٹ پر حملے میں خاندان (بقیہ 42صفحہ 3پر)

گورنر بلوچستان جعفرخان مندوخیل نے بلوچستان اسمبلی کا اجلاس پانچ اگست کو طلب کرلیا

کوئٹہ(این این آئی) گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل نے بلوچستان(بقیہ 50صفحہ 3پر)

گیپکو نے لائن لاسز سنگل ڈیجٹ تک کم کردیے، مالی سال 2025-26 میں 5.2ارب روپے کی بچت حاصل

گیپکو کی ریکوری کی شرح 100 فیصد سے تجاوز، سرکلر ڈیٹ میں کمپنی کا حصہ مسلسل صفر برقرار، خصوصی رپورٹ جاری

اسلام آباد(این این آئی) گوجرانوالہ الیکٹرک پاور کمپنی (گیپکو) نے مالی سال 2025-26 کے اختتام پر مالی اور آپریشنل کارکردگی میں نمایاں بہتری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے لائن لاسز 10.43 فیصد سے کم کرکے 9.80 فیصد تک لے آئی جس کے ساتھ کمپنی سنگل ڈیجٹ لائن لاسز حاصل کرنے والی بجلی تقسیم کار کمپنیوں میں شامل ہوگئی۔

ملک سے دہشتگردی کے ناسور کے مکمل خاتمے تک جدوجہد جاری رہے گی، شزہ فاطمہ

دہشت گردی کے خلاف پوری قوم متحد ہے، ملک سے اس ناسور کے مکمل خاتمے تک جدوجہد جاری رہے گی، بیان

اسلام آباد(این این آئی) وفاقی وزیر شزہ فاطمہ خواجہ نے سوات کے علاقے کبل میں خودکش دھماکے کی شدید مذمت کی ہے۔ وفاقی وزیر نے دھماکے میں ہونے والے جانی نقصان پر گہرے غم اور افسوس کا اظہار کیا، شزہ فاطمہ خواجہ نے جاں بحق افراد کے اہلِ خانہ سے دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کیا، وفاقی وزیر نے شہداء کے درجات کی بلندی اور غمزدہ خاندانوں کے لئے صبرِ جمیل کی دعا بھی کی۔ شزافاطمہ خواجہ نے دھماکے میں زخمی ہونے والوں کی جلد اور مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی، وفاقی وزیر کا کہنا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف پوری قوم متحد ہے، ملک سے اس ناسور کے مکمل خاتمے تک جدوجہد جاری رہے گی۔

انتخابات میں کامیابی یا شکست کو جمہوری روایت کے مطابق قبول کیا جانا چاہیے، اختیار ولی خان

سیاسی جماعتوں کو چاہیے کہ شکست کی صورت میں اپنے مخالفین کو مبارکباد دینے کا اخلاقی حوصلہ پیدا کریں، بیان

اسلام آباد(این این آئی) وزیرِاعظم کے کوآرڈینیٹر اختیار ولی خان نے کہا ہے کہ انتخابات میں کامیابی یا شکست کو جمہوری روایت کے مطابق قبول کیا جانا چاہئے۔ اپنے بیان میں اختیار ولی خان نے کہا کہ سیاسی جماعتوں کو چاہیے کہ شکست کی صورت میں اپنے مخالفین کو مبارکباد دینے کا اخلاقی حوصلہ پیدا کریں۔ انہوں نے یاد دلایا کہ گلگت بلتستان کے انتخابات میں پاکستان(بقیہ 13صفحہ 3پر)

نجی شعبے میں مالی معاونت سے کاروبار اور پیداواری سرگرمیوں کو فروغ دیا جارہا ہے، خرم شہزاد

گزشتہ مالی سال نجی شعبے کو 11.38 کھرب روپے قرض دیا گیا جو گزشتہ 4سال کی بلندترین سطح ہے، خرم شہزاد

اسلام آباد(این این آئی) مشیر وزیرخزانہ خرم شہزاد نے کہا ہے کہ گزشتہ مالی سال نجی شعبے کو 11.38 کھرب روپے قرض دیا گیا جو گزشتہ 4سال کی بلندترین سطح ہے۔ انہوں نے کہا کہ نجی شعبے میں مالی معاونت سے کاروبار اور پیداواری سرگرمیوں کو فروغ دیا جارہا ہے، 89فیصد نئے قرضے مینوفیکچرنگ، تھوک و پرچون تجارت اور زراعت جیسے شعبوں کو دیئے گئے۔ خرم شہزاد نے کہا کہ مینوفیکچرنگ سیکٹر کو 657ارب روپے کے نئے قرضے ملے، یہ صنعتی سرگرمیوں اور پیداواری صلاحیت میں توسیع کی عکاسی کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تجارت اور زراعت میں مالی معاونت سے پیداوار، کاروباری سرگرمیوں اور نجی سرمایہ کاری میں بہتری آئی، نجی شعبے میں بڑھتا قرضہ کاروباری اعتماد اور معاشی استحکام کی جانب مثبت پیشرفت کا مظہر ہے۔

ہرسال سیلاب کی تباہ کاریوں کے باعث پاکستان کو اربوں ڈالر کا نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے، عبدالقادر

ملک میں سیلاب اور طوفانی بارشوں سے 126 اموات، سینکڑوں زخمی، موسمی آفات سے نمٹنے کے نظام پر نئے سوالات کھڑے ہوگئے، سینیٹر محمد عبدالقادر

کوئٹہ(این این آئی) چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے دفاعی پیداوار سینیٹر محمد عبدالقادر نے کہا ہے کہ ملک بھر میں جاری مون سون بارشوں، سیلابوں اور لینڈ سلائیڈنگ کے واقعات نے ایک بار پھر قدرتی آفات سے نمٹنے کے قومی نظام کی استعداد اور تیاری پر سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ انہوں نے اپنے خصوصی بیان میں کہا کہ 26 جون سے یکم اگست تک بارشوں اور سیلاب کے نتیجے میں 126 افراد جاں بحق جبکہ 404 زخمی ہوئے، جو اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ موسمیاتی تبدیلیاں پاکستان کے لیے ایک بڑے انسانی اور معاشی چیلنج کی صورت اختیار کرچکی ہیں۔ سینیٹر محمد عبدالقادر نے کہا کہ شدید بارشوں، اچانک سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ کے واقعات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، جبکہ (بقیہ 34صفحہ 3پر)

چہلم حضرت امام حسینؓ کے جلوس کے روٹ پر فول پروف سیکیورٹی انتظامات مکمل کرلئے گئے ہیں، ضیاء الحق مندوخیل

جلوس کی سیکورٹی پر ایک ہزار سے زائد پولیس افسران واہلکار تعینات ہونگے، ایس ایس پی آپریشنز کوئٹہ

کوئٹہ(این این آئی) ایس ایس پی آپریشنز کوئٹہ ضیاء الحق مندوخیل نے کہا ہے کہ چہلم حضرت امام حسینؓ کے جلوس کے روٹ پر فول پروف سیکیورٹی انتظامات مکمل کرلئے گئے ہیں جلوس کی سیکورٹی پر ایک ہزار سے زائد پولیس افسران واہلکار تعینات کر دیے گئے ہیں چہلم کے جلوس کے روٹ کے تمام داخلی وخارجی راستوں کو سیکورٹی کے پیشِ نظر سیل کر دیا گیا ہے۔

گڈز ٹرانسپورٹرز کا 8 اگست سے غیرمعینہ مدت تک ملک گیر ہڑتال کا اعلان

وزیر پیٹرولیم علی پرویز ملک سے استعفے اور پیٹرولیم مصنوعات اور ٹول ٹیکس میں اضافہ واپس لینے کا مطالبہ

کراچی (این این آئی) آل پاکستان گڈز ٹرانسپورٹ اتحاد نے 8 اگست سے ملک گیر ہڑتال کا اعلان کیا ہے۔ آل پاکستان گڈز ٹرانسپورٹ اتحاد کے صدر ملک شہزاد اعوان نے پریس کانفرنس کرتے ہوئے 8 اگست بروز ہفتہ سے غیرمعینہ مدت کے لیے ملک گیر ہڑتال کا اعلان کر دیا ہے۔ انہوں نے وزیر پیٹرولیم علی پرویز ملک سے استعفے کا مطالبہ کرتے (بقیہ 4صفحہ 3پر)

دہشتگرد انسانیت کے دشمن ہیں، حنیف عباسی کی سوات میں خودکش دھماکے کی شدید مذمت

شہداء کے درجات کی بلندی، لواحقین کے لئے صبرِ جمیل اور زخمیوں کی جلد ومکمل صحت یابی کیلئے دعا

اسلام آباد(این این آئی) وفاقی وزیر ریلوے محمد حنیف عباسی نے سوات کے علاقے کبل میں خودکش دھماکے کی شدید مذمت کرتے ہوئے قیمتی انسانی جانوں کے ضیاع پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ اپنے بیان میں وفاقی وزیر ریلوے محمد حنیف عباسی نے شہداء کے درجات کی بلندی، لواحقین کے لئے صبرِ جمیل اور زخمیوں کی جلد و مکمل صحت یابی (بقیہ 9صفحہ 3پر)

وزیراعظم کی ہدایت پر آئیسکو کا بجلی چوروں کیخلاف کریک ڈاؤن، 7ارب روپے سے زائد کے واجبات وصول

آپریشن میں 7073 بجلی چوروں کو 60 کروڑ 91لاکھ سے زائد کے جرمانے عائد، 2لاکھ 32ہزار سے زائد صارفین سے وصولیاں

اسلام آباد(این این آئی) وزیراعظم کی ہدایت پر آئیسکو نے بجلی چوری اور نادہندگان کے خلاف کریک ڈاؤن کے دوران 7ارب روپے سے زائد کے واجبات وصول کرلئے۔

انتخابات میں کامیابی آزادکشمیر کے عوام کا مسلم لیگ (ن) کی پالیسیوں پر اعتماد کا ثبوت ہے، وزیراعظم

شہبازشریف کی آزادکشمیر انتخابات میں کامیابی پر پارٹی قائد نوازشریف اور امیدواروں کو مبارکباد

اسلام آباد(این این آئی) وزیراعظم محمد شہباز شریف نے آزاد جموں(بقیہ 10صفحہ 3پر)

حب، کمشنر لسبیلہ ڈویژن محترمہ سائرہ عطا کی زیرصدارت ضلع حب میں تعارفی جائزہ اجلاس منعقد ہورہا ہے

وفاقی محتسب کے حکم پر درخواست گزار غلام مصطفی کو فیئرویل گرانٹ کی مد میں 46ہزار روپے کا چیک فراہم کروادیا

کوئٹہ(این این آئی) وفاقی محتسب کے حکم پر درخواست گزار غلام مصطفی کو فیئرویل گرانٹ کی مد میں 46ہزار روپے کا چیک فراہم کروادیا گیا۔

حکومت بلوچستان عوام کو معیاری سہولیات کی فراہمی اور ترقیاتی منصوبوں کی بروقت تکمیل کے لیے پرعزم ہے، سائرہ عطا

حب (این این آئی) کمشنر لسبیلہ ڈویژن سائرہ عطا کی زیرصدارت ضلع (بقیہ 12صفحہ 3پر)

آئین میں این ایف سی ایوارڈ اور صوبہ کا طے شدہ حصے میں تبدیلی کھلی آئینی خلاف ورزی ہے، عبدالروف لالا

کوئٹہ(این این آئی) پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کے مرکزی اور جنوبی پشتونخوا کے صوبائی ایگزیکٹیو کا مشترکہ اجلاس پارٹی کے ڈپٹی چیئرمین عبدالرؤف لالا کے زیرصدارت(بقیہ 11صفحہ 3پر)

طالبان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں، سابق رکن پارلیمنٹ کی جلد افغان رجیم کے خاتمے کی پیشگوئی

افغان طالبان کی جابرانہ پالیسیوں نے ان کی اصلیت دنیا پر واضح کردی ہے، بکتاش سیاوش

اسلام آباد (این این آئی) سابق افغان رکن پارلیمنٹ بکتاش سیاوش نے طالبان رجیم کا جلد خاتمہ ہونے کی پیشگوئی کردی۔ افغانستان انٹرنیشنل کو انٹرویو دیتے ہوئے سابق افغان رکن پارلیمنٹ بکتاش سیاوش نے کہا کہ افغان طالبان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے، یہ اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ بکتاش سیاوش نے کہا کہ افغان طالبان کا مقصد اسلام کو خواتین، (بقیہ 14صفحہ 3پر)

صوبائی الیکشن کمشنر بلوچستان علی اصغر سیال کا کوئٹہ میں صوبائی الیکشن کمیشن بلوچستان کے دفتر کی نئی تعمیر شدہ چاردیواری کا افتتاح

کوئٹہ(این این آئی) صوبائی الیکشن کمشنر بلوچستان علی اصغر سیال نے صوبائی الیکشن کمشنر بلوچستان کا دفتر تعمیر کرنے کے لئے کوئٹہ میں واقع بلیلی روڈ پر نئی تعمیر شدہ چار دیواری کا افتتاح کیا۔ افتتاحی تقریب میں جوائنٹ(بقیہ 5صفحہ 3پر)

موجودہ حالات میں پشتونوں پر مرتب اثرات انتہائی خطرناک ہے، مجید خان اچکزئی

پارٹی دہشتگردی کے ہرشکل کی مخالفت کرتی ہے، صوبہ بدامنی کی لپیٹ میں ہے

کوئٹہ(این این آئی) پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کے رہنماؤں نے کہا ہے کہ ملک اور صوبے کی موجودہ حالات میں پشتون عوام پر جو اثرات مرتب ہورہے ہیں یہ انتہائی خطرناک ہے جس سے نجات کیلئے پشتون قومی جرگہ لازمی ہے۔ پارٹی کے محبوب چیئرمین ملی مشر محمود خان اچکزئی کی جانب سے اعلان کردہ جرگہ 29، 30، 31 اگست 2026 کو کوئٹہ میں (بقیہ 6صفحہ 3پر)

ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) کوئٹہ محمد انور کاکڑ کی زیرصدارت ڈسٹرکٹ ایکسپلوسیو کمیٹی کا اجلاس

کوئٹہ(این این آئی) ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) کوئٹہ محمد انور کاکڑ کی زیر صدارت ڈسٹرکٹ ایکسپلوسیو کمیٹی (DEC) کا جائزہ اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں ضلع (بقیہ 8صفحہ 3پر)

ایس آئی ایف سی کی سہولت کاری سے چلینج اسپیشل اکنامک زون لاہور صنعتی ترقی کے نئے مرحلے میں داخل

اسپیشل اکنامک زون لاہور کے پہلے مرحلے کے لیے فنانسنگ معاہدوں پر دستخط کردیے گئے، رپورٹ جاری

اسلام آباد(این این آئی) اسپیشل انویسٹمنٹ فسیلیٹیشن کونسل (ایس آئی ایف سی) کی موثر سہولت کاری کے نتیجے میں پاکستان میں سرمایہ کاری، صنعتی ترقی اور برآمدات کے فروغ کی کوششوں کو ایک اور اہم کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ چلینج اسپیشل اکنامک (بقیہ 7صفحہ 3پر)

ملک محمد اقبال چنڑ کی عوامی و پارلیمانی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی، سردار ایاز صادق

والد کا سایہ سر سے اٹھ جانا ایک ناقابل تلافی نقصان ہے، سپیکر قومی اسمبلی

اسلام آباد(این این آئی) سپیکر قومی اسمبلی سردار ایاز صادق نے ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی ملک ظہیر اقبال چنڑ کی رہائش گاہ پر جا کر ان کے والد رکن قومی اسمبلی ملک محمد اقبال چنڑ مرحوم کے انتقال پر اظہارتعزیت کیا۔ قومی اسمبلی سیکرٹریٹ کے مطابق سپیکر سردار ایاز صادق نے ملک محمد اقبال چنڑ مرحوم کے انتقال پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک مخلص، بااصول اور عوام دوست شخصیت کے مالک تھے۔ سردار ایاز صادق نے کہا کہ مرحوم کی پارلیمانی، سیاسی اور عوامی خدمات کو قدرواحترام سے یاد رکھا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ مرحوم نے (بقیہ 47صفحہ 3پر)

پاکستان کے نوجوان کاکروچ نہیں، شاہین ہے، احسن اقبال

پاکستان کا نظام ناکام نہیں، قومی اصلاحات کے دور میں داخل ہوچکا ہے، وفاقی وزیرمنصوبہ بندی

اسلام آباد(این این آئی) وفاقی وزیر برائے منصوبہ بندی، ترقی وخصوصی اقدامات پروفیسر احسن اقبال نے کہا ہے کہ پاکستان کے نوجوان کاکروچ نہیں، شاہین ہے، پاکستان کی فکری بنیادیں شاعرِمشرق، حکیم الامت علامہ محمد اقبال اور بانی پاکستان قائدِاعظم محمد علی جناح کے افکار سے استوار ہیں۔ وفاقی وزیر برائے منصوبہ بندی، ترقی وخصوصی اقدامات پروفیسر احسن اقبال نے یوم آزادی کی 79ویں سالگرہ اور بانی پاکستان قائدِاعظم محمد علی جناح کی 150ویں یوم پیدائش کی مناسبت سے قومی نغمے کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج پاکستان ایک نئی صبح کی دہلیز پر کھڑا ہے، ایسی صبح جو امید، عزم، قومی یکجہتی اور ترقی کے روشن امکانات کی نوید لے کر طلوع ہورہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تقریب محض ایک قومی نغمے کی رونمائی نہیں بلکہ ایک ایسی قومی تحریک کا آغاز ہے جس کا مقصد قوم کی اجتماعی روح، فکری سمت(بقیہ 44صفحہ 3پر)

پنجگور کے دیہی یونین کونسل کلگ سمیت یونین کونسل ایراب ڈمب کے مکین 21ویں صدی میں بھی سڑکوں کی سہولت سے محروم

پنجگور (این این آئی) پنجگور کے دیہی یونین کونسل کلگ سمیت یونین کونسل ایراب ڈمب کے مکین 21ویں صدی میں بھی سڑکوں کی سہولت سے محروم ہیں بلکہ یوں کہئے کہ یہ علاقے پتھر کے دور سے گزر رہے ہیں غلط نہیں ہوگا سیڈے سرا ایراپ سے سڑک کو تعمیر کے نام پر ایک سال قبل توڑا گیا جو حصے قابل سفر تھے وہ باعث(بقیہ 16صفحہ 3پر)

لوگوں نے تشدد کا راستہ ترک کرکے ووٹ کی طاقت کا راستہ اپنایا، چیف الیکشن کمشنر آزادکشمیر

میرپور ڈویژن میں ٹرن آؤٹ 46اعشاریہ 3فیصد، مظفرآباد ڈویژن میں 53فیصد رہا، جسٹس (ر) غلام مصطفیٰ مغل

مظفرآباد(این این آئی) چیف الیکشن کمشنر آزاد کشمیر جسٹس (ر) غلام مصطفیٰ مغل نے کہا ہے کہ لوگوں نے انتخابات کے دوران تشدد کا راستہ ترک کرکے ووٹ کی طاقت کا راستہ اپنایا۔ پیر کو یہاں پریس کانفرنس کرتے ہوئے چیف الیکشن کمشنر آزادکشمیر نے موجودہ حالات میں عام انتخابات کو مشکل ترین قرار دیتے ہوئے کہا کہ جو حالات تھے یا پیدا کیے گئے ان میں یہ ٹرن آؤٹ کم نہیں، لوگوں نے انتخابی عمل کا حصہ بن کر درست فیصلہ کیا۔ جسٹس (ر) غلام مصطفیٰ نے کہا کہ میرپور ڈویژن میں ٹرن آؤٹ 46اعشاریہ 3 فیصد، مظفرآباد (بقیہ 15صفحہ 3پر)

صوبائی، وزیراقلیتی امور پنجاب رمیش سنگھ اروڑہ کا ملائیشیا میں پاکستانی کمیشن آمد پر ہائی کمشنر سید احسن رضا شاہ ودیگر کے ہمراہ گروپ فوٹو

نان ونفقہ کا تعین والد کی مالی استطاعت کے مطابق ہوگا، سپریم کورٹ

جسٹس عرفان سعادت خان اور جسٹس عقیل احمد عباسی پر مشتمل دو رکنی بینچ نے شاہین نواز کی اپیل کی اجازت کی درخواست مسترد کردی

اسلام آباد(این این آئی) سپریم کورٹ نے قرار دیا ہے کہ نابالغ بچے کے نان ونفقے کا تعین کرتے وقت بچے کی معقول ضروریات، والد کی مالی استطاعت، آمدنی اور سماجی حیثیت کو مدنظر رکھا جائے گا جبکہ نچلی عدالتوں کی جانب سے مقرر کردہ نان ونفقہ کی رقم میں مداخلت صرف اسی صورت کی جاسکتی ہے جب فیصلہ واضح طور پر من مانی، غیرمعقول یا(بقیہ 20صفحہ 3پر)

بلوچستان اور پختونخوا میں امن وامان کی صورتحال انتہائی تشویشناک ہوچکی ہے، اصغرخان اچکزئی

جہاں عام شہریوں کے ساتھ ساتھ ریاستی اداروں سے وابستہ افراد بھی عدم تحفظ کا شکار ہیں

کوئٹہ(این این آئی) عوامی نیشنل پارٹی کے صوبائی صدر اصغرخان اچکزئی نے کہا ہے کہ بلوچستان اور پختونخوا میں امن و امان کی صورتحال انتہائی تشویشناک ہو چکی(بقیہ 21صفحہ 3پر)

2024 کے انتخابات پرسوال اٹھائیں گے تو سندھ پر بھی سوال اٹھیں گے، عطاء اللہ تارڑ

آزادکشمیر میں (ن) لیگ کی فتح مخالفین کو ہضم نہیں ہورہی، پیپلزپارٹی تحمل کا مظاہرہ کرے، نتائج تسلیم کرے اور آگے بڑھے، وزیراطلاعات

اسلام آباد(این این آئی) وفاقی وزیراطلاعات و نشریات عطاءاللہ تارڑ نے کہا ہے کہ شرجیل میمن نے 2024 کے انتخابات پر سوال اٹھائے، اگر ایسا ہے تو سندھ پر بھی سوال اٹھیں گے، عوام نے تعمیر و ترقی اور کارکردگی کی بنیاد پر مسلم لیگ (ن) کو ووٹ دیا، آزادکشمیر میں (ن) لیگ کی فتح مخالفین کو ہضم نہیں ہورہی، پیپلزپارٹی تحمل کا مظاہرہ کرے، نتائج تسلیم کرے اور آگے بڑھے، مسلم لیگ (ن) کی قیادت نے کشمیر کی ترقی کو ہمیشہ اپنی ترجیحات میں رکھا، آزادکشمیر میں مسلم لیگ کو سادہ اکثریت حاصل ہوگئی، سیاسی نوک جھونک جمہوریت کا حصہ ہے۔ پیر کو میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے وفاقی وزیر نے کہا کہ آزاد جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی کے انتخابات کے دوسرے مرحلے میں بھی پاکستان(بقیہ 45صفحہ 3پر)

گورنربلوچستان جعفرخان مندوخیل کا یونیورسٹی آف بلوچستان کے 13ویں سینٹ اجلاس کے ممبرز کے ساتھ گروپ فوٹو

مستونگ میں نامعلوم مسلح افراد کی فائرنگ سے پولیس اہلکار شہید ہوگیا

کوئٹہ(این این آئی) مستونگ میں نامعلوم مسلح افراد کی فائرنگ سے پولیس اہلکار شہید ہوگیا۔ پولیس کے مطابق پیر کو مستونگ میں واقع نجی لائبریری کے قریب نامعلوم مسلح افراد کی فائرنگ سے پولیس اہلکار احسان اللہ شہید ہوگیا۔ پولیس نے نعش قبضے میں لیکر شہید نواب غوث بخش رئیسانی میموریل ہسپتال منتقل کرکے ضروری کارروائی کے بعد ورثاء کے حوالے کردی اور مزید کارروائی شروع کردی۔

کشمیریوں کیلئے احتجاج، اخونزادہ یوسفزئی پر مقدمہ درج، مشتاق احمد کا جسمانی ریمانڈ منظور

مقدمے میں دہشت گردی کی دفعہ اور اقدام قتل کی دفعات شامل، ملزمان سے گاڑی اور اسلحہ برآمد کرنا ہے، پراسیکیوشن کا موقف

اسلام آباد(این این آئی) کشمیریوں کے حق میں احتجاج کرنے پر اخونزادہ حسین یوسف زئی اور سابق سینیٹر مشتاق کے خلاف مقدمہ درج کرلیا گیا، عدالت نے مشتاق احمد کو تین دن کے جسمانی ریمانڈ پر پولیس کے حوالے کردیا۔ ذرائع کے مطابق دونوں کیخلاف سیکٹر ایف 10 مرکز میں کشمیریوں سے اظہار یکجہتی کیلئے احتجاج پر مقدمہ درج کیا گیا (بقیہ 17صفحہ 3پر)

فوکل پرسن انسداد پولیو عائشہ رضا فاروق کی زیرصدارت اجلاس

پولیو کے خلاف جاری مہم میں حاصل ہونے والی پیش رفت حوصلہ افزا ہے، منزل ابھی باقی ہے، فوکل پرسن کا اجلاس سے خطاب

اسلام آباد(این این آئی) وزیرِاعظم کی فوکل پرسن برائے انسدادِ پولیو عائشہ رضا فاروق کی زیرِ قیادت نیشنل ایمرجنسی آپریشنز سنٹر (این ای او سی) میں قومی پولیو مینیجمنٹ ٹیم کا اجلاس منعقد ہوا، جس میں قومی اور صوبائی ایمرجنسی آپریشنز سینٹرز کے کوآرڈینیٹرز (بقیہ 18صفحہ 3پر)

بلوچستان کو دانستہ خانہ جنگی اور برادرکشی کی جانب لے جایا جارہا ہے، جان محمد بلیدی

عملاً بلوچستان میں کہیں بھی حکومت کی رِیٹ نظر نہیں آرہی ہے

کوئٹہ(این این آئی) نیشنل پارٹی کے مرکزی رہنما سینیٹر جان محمد بلیدی نے نیشنل پارٹی کے مرکزی رہنماء ورکن صوبائی اسمبلی چیئرمین خیرجان بلوچ کے قریبی عزیز(بقیہ 19صفحہ 3پر)

میثاق جمہوریت کے روح کے منافی بیانیہ بنانے پر بلاول بھٹو کو نوٹس لینا چاہیے، رانا ثناء اللہ

دھرنے میں بیٹھے محبِ وطن اور پاکستان سے محبت کرنے والے کشمیری مذاکرات کی طرف آئیں، رانا ثناء اللہ

اسلام آباد(این این آئی) وزیراعظم کے مشیر رانا ثناءاللہ اور وفاقی وزیر امور کشمیر وگلگت بلتستان انجینئر امیر مقام نے کہا ہے کہ دھرنے میں بیٹھے محبِ وطن اور پاکستان سے محبت کرنے والے کشمیری مذاکرات کی طرف آئیں، آزادکشمیر میں دو مراحل میں پرامن انتخابات کے انعقاد سے جمہوریت، کشمیری عوام اور ریاست کی کامیابی ہوئی ہے، میثاق جمہوریت کے روح کے منافی بیانیہ بنانے پر بلاول بھٹو کو نوٹس لینا چاہیے، آزادکشمیر کی تاریخ کے صاف وشفاف آزادانہ و منصفانہ انتخابات کرانے پر الیکشن کمیشن، انتظامیہ اور سیکیورٹی اداروں کو مبارکباد پیش کرتے ہیں، عوام نے مسلم لیگ (ن) کی قیادت اور جماعت پر جس اعتماد کا اظہار کیا اس پر انہیں مایوس نہیں کریں گے، جو وعدے کئے ہیں (بقیہ 46صفحہ 3پر)

سوراب کے علاقے میں ٹائر برسٹ ہونے سے گاڑی الٹنے کے نتیجے میں 7افراد زخمی ہوگئے

کوئٹہ(این این آئی) سوراب کے علاقے میں ٹائر برسٹ ہونے سے گاڑی الٹنے کے نتیجے میں 7 افراد زخمی ہوگئے۔ تفصیلات کے مطابق پیر کو سوراب کے علاقے حاجیکہ کے مقام پر تیز رفتار گاڑی ٹائر برسٹ ہونے کے باعث ڈرائیور سے بے قابو ہوکر الٹ گئی جس کے نتیجے میں 7افراد غلام سرور ولد خدابخش، سمیع اللہ ولد رحمت اللہ، علی اکبر ولد نوربخش، (بقیہ 22صفحہ 3پر)

کوئٹہ، سردار جسبیر سنگھ اور دیگر پریس کانفرنس کررہے ہیں

کوئٹہ اور آزاد کشمیر سے بیک وقت شائع ہونے والا کثیر الاشاعت قومی اخبار

Daily FARZAND-E-KASHMIR

روزنامہ فرزندِ کشمیر

چیف ایڈیٹر: محمد شوکت

چیف ایڈیٹر و پبلشر: محمد شوکت نے سعید پرنٹنگ پریس مشن روڈ کوئٹہ سے چھپوا کر دفتر روزنامہ فرزند کشمیر کوئٹہ آفس نمبر 1 سیکنڈ فلور یونیورسل کمپلیکس جناح روڈ کوئٹہ سے شائع کیا۔
(موبائل نمبر 0300-3843995) فون نمبر:۔ 0812869391
فیکس نمبر:۔ 0512204192, 0812869207,
نیو آرٹ مین پرنٹرز مری روڈ راولپنڈی سے چھپوا کر منگ روڈ راولاکوٹ آزاد کشمیر سے شائع کیا۔

جی ایچ کیو میں چینی فوج کے 99ویں یومِ تاسیس کی تقریب

عوامی جمہوریہ چین کی پیپلز لبریشن آرمی (پی ایل اے) کے 99ویں یومِ تاسیس کی تقریب جنرل ہیڈ کوارٹرز راولپنڈی میں منعقد ہوئی جس میں پاکستان میں تعینات چینی سفیر جیانگ زائی ڈونگ، چین کے ڈیفنس اٹیچی میجر جنرل وانگ ژونگ، چینی سفارت خانے کے حکام اور پاکستان کی تینوں مسلح افواج کے سینئر عسکری حکام نے تقریب میں شرکت کی۔ اس موقع پر آرمی چیف و چیف آف ڈیفنس فورسز فیلڈ مارشل سید عاصم منیر نے چین کے دفاع، قومی ترقی اور بین الاقوامی امن و سلامتی کے لیے پی ایل اے کی شاندار خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ پاکستان اور چین کے دائمی اور مستحکم تعلقات کی پر روشنی ڈالتے ہوئے فیلڈ مارشل عاصم منیر نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان دوستی انفرادیت، وقت کی آزمائش پر پورا اترنے والی اور بدلتے ہوئے علاقائی و عالمی چیلنجز کے سامنے ثابت قدمی کی حامل ہے۔ انھوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ پاکستان کی مسلح افواج اور پی ایل اے حقیقی شراکت دار ہیں جو باہمی اعتماد اور حمایت، علاقائی امن و استحکام اور مشترکہ تزویراتی مفادات کے تحفظ کے لیے پرعزم ہیں۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے سفیر جیانگ زائی ڈونگ نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کی مسلح افواج کی گراں قدر خدمات اور قربانیوں کا اعتراف کیا اور پاکستان کے لیے چین کی غیر متزلزل حمایت اور دونوں ممالک کے درمیان تسلسل سے جاری تزویراتی شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کے پختہ عزم کا اعادہ کیا۔

پاکستان اور چین کے مابین مختلف نوعیت کے رشتے اور رابطے جتنے مضبوط اور گہرے ہیں انھیں سامنے رکھ کر دیکھا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ مذکورہ تقریب محض ایک رسمی کارروائی نہیں تھی بلکہ دو ہمسایہ ممالک کے درمیان انھی رشتوں، رابطوں اور تعلقات کی گہرائی اور مضبوطی کا اظہار تھی جو گزشتہ پون صدی سے زائد عرصے سے انھیں ایک دوسرے سے باندھے ہوئے ہیں اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مزید مضبوط اور توانا ہوتے جا رہے ہیں۔ اس خصوصی تقریب میں پاکستان اور چین کی طرف سے جن حکام نے شرکت کی ان کی موجودگی بھی اس بات کی علامت تھی کہ دونوں ملکوں کے درمیان روابط اور تعلقات محض سفارتی اور سیاسی نوعیت کے نہیں ہیں۔

پاکستان اور چین دو ایسے ہمسایے ہیں جن کی دوستی دنیا میں ایک مثال کی حیثیت رکھتی ہے۔ دونوں نے مشکل حالات میں ایک دوسرے کا ساتھ دے کر یہ ثابت کیا کہ وہ محض اچھے دنوں کے ساتھی نہیں ہیں بلکہ ایسے حقیقی شراکت دار ہیں جو باہمی اعتماد اور حمایت، علاقائی امن و استحکام اور مشترکہ تزویراتی مفادات کے تحفظ کے لیے پرعزم ہیں۔ اس تقریب کا انعقاد دونوں ممالک کے دفاعی تعلقات کی نوعیت کو سمجھنے کے لیے ایک اہم کلید فراہم کرتا ہے۔ پاکستان اور چین کے درمیان دفاعی تعاون کوئی نئی بات نہیں بلکہ یہ ایک طویل اور مربوط عمل کا نتیجہ ہے جس میں مشترکہ عسکری مشقیں، اسلحہ سازی میں تعاون، تربیتی پروگرام اور تزویراتی مشاورت شامل ہیں۔ پاکستان اور چین کی مسلح افواج کے درمیان مختلف سطحوں پر باقاعدہ رابطے قائم ہیں جن میں بری، بحری اور فضائی افواج کی مشترکہ مشقیں بھی شامل ہیں۔ یہ مشقیں نہ صرف دونوں ممالک کی افواج کے درمیان باہمی ہم آہنگی کو بڑھاتی ہیں بلکہ خطے میں امن و استحکام کے لیے بھی معاون ثابت ہوتی ہیں۔

دفاعی پیداوار کے میدان میں بھی پاکستان اور چین کا تعاون قابلِ ذکر ہے۔ دونوں ممالک نے مشترکہ طور پر جدید لڑاکا طیارے اور دیگر دفاعی ساز و سامان تیار کیا ہے جو نہ صرف پاکستان کی دفاعی صلاحیت کو مضبوط بناتا ہے بلکہ دونوں ممالک کی صنعتی و تکنیکی شراکت داری کی بھی عکاسی کرتا ہے۔ یہ تعاون محض خرید و فروخت کے رشتے تک محدود نہیں بلکہ اس میں مشترکہ تحقیق، تکنیکی منتقلی اور صلاحیت سازی کے پہلو بھی شامل ہیں جو دونوں ممالک کے دفاعی اداروں کے درمیان اعتماد کی ایک مستحکم فضا کو ظاہر کرتے ہیں۔ جے ایف 17 تھنڈر دونوں ملکوں کی دوستی اور مشترکہ مہارت کا ایک ایسا کامیاب نمونہ ہے جس کو دنیا کے کئی ممالک اپنے دفاعی نظام کا حصہ بنانے کی خواہش ظاہر کر چکے ہیں۔

پاکستان اور چین کے تعلقات کی گہرائی کو سمجھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اسے صرف دفاعی زاویے سے نہ دیکھا جائے بلکہ اقتصادی، سفارتی اور عوامی سطح پر بھی اس رشتے کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا جائے۔ چین پاکستان اقتصادی راہداری (سی پیک) اس تعلق کی ایک نمایاں مثال ہے جس کے ذریعے دونوں ممالک نے بنیادی ڈھانچے، توانائی اور صنعتی ترقی کے میدان میں وسیع تعاون کا آغاز کیا۔ اگرچہ اقتصادی راہداری کو مختلف چیلنجز کا سامنا بھی رہا ہے، تاہم اس منصوبے نے پاکستان اور چین کے تعلقات کو ایک نئی جہت دی اور دونوں ممالک کے عوام کے درمیان روابط کو بھی فروغ دیا۔ دفاعی تعلقات اور اقتصادی شراکت داری دراصل ایک دوسرے کے معاون و مددگار ہیں کیونکہ امن و استحکام کے بغیر ترقیاتی منصوبے پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتے، یہی وجہ ہے کہ پاکستان کی مسلح افواج اقتصادی راہداری کے تحفظ کو اپنی اولین ترجیحات میں شامل رکھتی ہیں۔

علاقائی، بین الاقوامی و عالمی تناظر میں دیکھا جائے تو پاکستان اور چین کے تعلقات جنوبی ایشیا اور وسطی ایشیا کے استحکام کے لیے بھی نہایت اہمیت رکھتے ہیں۔ خطے میں جاری کشیدگی، افغانستان کی صورتحال اور عالمی طاقتوں کی مسابقت کے تناظر میں پاکستان اور چین کا مضبوط تزویراتی رشتہ دونوں ممالک کو ایک دوسرے کی حمایت اور مشترکہ مفادات کے تحفظ میں مدد دیتا ہے۔ دونوں ممالک کا یہ موقف رہا ہے کہ علاقائی تنازعات کا حل بات چیت اور سفارت کاری کے ذریعے تلاش کیا جانا چاہیے اور کسی بھی ایسے اقدام کی حمایت نہیں کی جانی چاہیے جو خطے میں عدم استحکام کا باعث بنے۔ اس مشترکہ موقف نے دونوں ممالک کے درمیان سفارتی سطح پر بھی ہم آہنگی کو بڑھایا ہے اور عالمی فورمز پر بھی دونوں ممالک ایک دوسرے کے موقف کے حامی نظر آتے ہیں۔

یہاں یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ پاکستان اور چین کے تعلقات کسی مخصوص حکومت یا سیاسی جماعت کی پالیسی کا نتیجہ نہیں ہیں بلکہ یہ ریاستی سطح کا ایک فیصلہ ہے جس پر پاکستان کی تمام سیاسی و عسکری قیادت کا اتفاق رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکومتوں کی تبدیلی کے باوجود پاکستان اور چین کے تعلقات میں کبھی کوئی رخنہ پیدا نہیں ہوا بلکہ ہر دور میں یہ رشتہ مزید مستحکم ہوتا چلا گیا۔ یہ تسلسل دراصل اس بات کی دلیل ہے کہ دونوں ممالک کے عوام اور اداروں کے درمیان اعتماد کی جو فضا قائم ہے وہ عارضی سیاسی مفادات سے بالاتر ہے۔

جی ایچ کیو میں منعقد ہونے والی تقریب کے پیچھے پاکستان اور چین کے تعلقات کی وہ گہرائی پوشیدہ ہے جو دہائیوں کی مشترکہ کاوشوں، قربانیوں اور باہمی احترام سے تشکیل پائی ہے۔ فیلڈ مارشل سید عاصم منیر اور سفیر جیانگ زائی ڈونگ کے خطابات نے اس بات کی تصدیق کی کہ دونوں ممالک کے رشتے محض روایتی سفارتی تعلقات نہیں بلکہ ایک ایسی حقیقی شراکت داری ہیں جو باہمی اعتماد، مشترکہ مفادات اور علاقائی امن کے مشترکہ عزم کی بنیاد پر استوار ہے۔ امید ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ پاکستان اور چین کا یہ رشتہ مزید مضبوط ہوتا جائے گا اور دونوں ممالک کی مسلح افواج کے درمیان تعاون خطے میں امن و استحکام کے قیام میں کلیدی کردار ادا کرے گا۔

پاکستان کی گمشدہ سمت نظام نہیں سوچ بدلیں

محمد اکرم چوہدری

اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت بدلنے کی کوشش نہ کرے۔ (سورۃ الرعد، 11:13)

دو مضامین میں ہم نے پاکستان کے ریاستی سفر، سیاسی اتار چڑھاؤ اور گزشتہ چار دہائیوں کے تجربات کا جائزہ لیا اب سوال یہ نہیں کہ ماضی میں کس نے کیا کیا اصل سوال یہ ہے کہ آئندہ کیا ہونا چاہیے؟

اگر ہر نئی حکومت گزشتہ حکومت کو ملامت کرتی رہے، ہر سیاسی جماعت خود کو حق پر اور مخالف کو مکمل باطل سمجھے اور ہر بحران کا ذمہ دار صرف دوسروں کو قرار دیا جائے تو تاریخ آگے نہیں بڑھتی، صرف اختلافات بڑھتے ہیں کسی بھی قوم کی تعمیر الزام سے نہیں، اصلاح سے ہوتی ہے۔

پاکستان کو آج کسی نئے نعرے سے زیادہ ایک نئے عمرانی معاہدے کی ضرورت ہے ایسا معاہدہ جس میں حکومت، ریاستی ادارے، سیاسی جماعتیں، کاروباری طبقہ، میڈیا، سول سوسائٹی اور عام شہری سب اپنی اپنی ذمہ داری تسلیم کریں اس نئے معاہدے کی پہلی بنیاد انصاف ہونی چاہیے۔

انصاف صرف عدالت کے فیصلے کا نام نہیں، بلکہ ریاست کے ہر فیصلے میں مساوات کا نام ہے جب ایک غریب اور ایک بااثر شہری قانون کے سامنے برابر ہوں، جب مقدمات برسوں نہیں بلکہ مناسب مدت میں نمٹیں، جب سرکاری عہدہ سفارش کے بجائے اہلیت سے ملے، تب انصاف ایک احساس نہیں بلکہ عملی حقیقت بنتا ہے

دوسری بنیاد مضبوط اور مسلسل مقامی حکومتیں ہیں

دنیا کے بہت سے کامیاب ممالک میں شہری زندگی کے متعدد فیصلے مقامی سطح پر ہوتے ہیں پاکستان میں بھی مختلف ادوار میں بلدیاتی نظام متعارف کرائے گئے اور ان کے مختلف نتائج سامنے آئے، مگر ایک بات واضح ہے کہ مقامی اداروں کا تسلسل اکثر برقرار نہیں رہ سکا۔ اگر اختیارات، وسائل اور جواب دہی مناسب توازن کے ساتھ نچلی سطح تک منتقل ہوں تو عوامی مسائل کے حل کی رفتار بہتر ہوسکتی ہے اصل ضرورت کسی ایک تاریخی ماڈل کی تقلید سے زیادہ ایک ایسے پائیدار نظام کی ہے جس پر وسیع قومی اتفاق پیدا ہو۔

تیسری بنیاد تعلیم ہے

وہ تعلیم جو صرف ڈگری نہ دے بلکہ کردار، تحقیق، تنقیدی سوچ، قانون کی پاسداری اور قومی ذمہ داری کا شعور بھی پیدا کرے۔ ایسی قومیں دیرپا ترقی کرتی ہیں جو اپنے اسکولوں میں مستقبل تیار کرتی ہیں، صرف امتحان نہیں۔

چوتھی بنیاد معیشت ہے۔

ایسی معیشت جس میں پالیسی کا تسلسل ہو، سرمایہ کاری کے لیے اعتماد ہو، ٹیکس کا نظام زیادہ منصفانہ اور موثر ہو، صنعت، زراعت اور ٹیکنالوجی ایک دوسرے کے معاون بنیں اور نوجوانوں کو روزگار پیدا کرنے کے مواقع ملیں معاشی استحکام صرف اعداد و شمار سے نہیں، بلکہ عام آدمی کی زندگی میں بہتری سے پہچانا جاتا ہے۔

پانچویں بنیاد اداروں کا احترام ہے

آئینی ادارے مضبوط ہوں، مگر ان کی مضبوطی قانون، شفافیت اور اپنی اپنی آئینی حدود کے احترام سے آئے۔ جب ادارے اپنے فرائض پوری دیانت سے انجام دیں اور اختلافات آئینی طریقوں سے حل ہوں تو ریاست پر عوام کا اعتماد بڑھتا ہے۔

چھٹی بنیاد انتظامی اصلاحات ہیں

کبھی کبھی یہ رائے پیش کی جاتی ہے کہ آبادی، جغرافیہ اور انتظامی ضروریات کے پیش نظر نئے انتظامی یونٹ یا صوبے بعض علاقوں میں عوامی خدمات کو بہتر بنا سکتے ہیں جبکہ دوسرے ماہرین اس کے بجائے موجودہ صوبائی اور مقامی ڈھانچے کو زیادہ موثر بنانے پر زور دیتے ہیں اس اختلاف کے باوجود اصل معیار یہی ہونا چاہیے کہ جو بھی انتظامی ڈھانچہ اختیار کیا جائے، اس سے شہری کو بہتر، تیز اور منصفانہ خدمات ملیں۔

اور آخر میں...

ہمیں اپنی اجتماعی سوچ کا بھی احتساب کرنا ہوگا۔ اگر ہم قانون کی پابندی صرف دوسروں سے چاہتے ہیں، اگر ہم میرٹ کی حمایت صرف اس وقت کرتے ہیں جب وہ ہمارے خلاف نہ ہو، اگر ہم قومی مفاد کی تعریف اپنی سیاسی وابستگی کے مطابق بدلتے رہیں، تو پھر کوئی بھی آئین، کوئی بھی حکومت اور کوئی بھی اصلاح اکیلے دیرپا کامیابی نہیں لاسکتی۔

پاکستان کو شاید نئے چہروں سے زیادہ نئے اصولوں کی ضرورت ہے ایسے اصول جن پر حکومتیں بدلنے سے عمل نہ بدلے ایسے اصول جن میں شہری کی عزت اس کی حیثیت سے نہیں بلکہ اس کی انسانیت سے ہو ایسے اصول جن میں اختلاف دشمنی نہ بنے اور اقتدار خدمت کا دوسرا نام ہو۔ یہ سفر آسان نہیں، مگر ناممکن بھی نہیں۔

اس قوم نے مشکل ترین حالات میں قربانیاں بھی دی ہیں، ادارے بھی بنائے ہیں، کامیابیاں بھی حاصل کی ہیں اور ہر بحران کے بعد دوبارہ اٹھنے کی صلاحیت بھی دکھائی ہے یہی امید پاکستان کا سب سے بڑا سرمایہ ہے۔ لہٰذا شاید اب وقت آ گیا ہے کہ ہم صرف یہ سوال نہ کریں کہ پاکستان کو کس نے یہاں تک پہنچایا؟ بلکہ یہ بھی پوچھیں کہ "پاکستان کو یہاں سے آگے کون لے جائے گا؟" اس سوال کا جواب صرف حکمرانوں کے پاس نہیں۔ اس کا جواب عدالتوں، پارلیمان، انتظامیہ، سیاسی جماعتوں، جامعات، بازاروں، کھیتوں، فیکٹریوں اور ہر اس شہری کے پاس بھی ہے جو اس وطن کو اپنا گھر سمجھتا ہے۔

کیونکہ...

ریاست صرف حکومت کا نام نہیں ریاست ہم سب کا مشترکہ عہد ہے اور جب ایک قوم اس عہد کی حفاظت کا فیصلہ کر لے تو تاریخ اس کا راستہ روک نہیں سکے گی۔

جمہوری حکومتوں کی برطرفی کی کہانی

نصرت جاوید

اہم خبروں کی تلاش میں

ایوان ہائے اقتدار کی غلام گردشوں میں پھیرے 1985ء سے لگانا شروع کردیئے تھے۔ اس برس جنرل ضیاء نے 8 سالہ مارشل لاء کے بعد غیر جماعتی بنیادوں پر انتخابات کروادئے تھے۔ قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیاں موصوف کے بنائے منصوبے کے تحت قائم ہوگئیں تو محض تین سال بعد اپنی ہی تخلیق کو "ناکارہ اور بدعنوان" ٹھہراتے ہوئے تحلیل کردیا۔ اس کے بعد کیا کرنا ہے؟ یہ طے کرنے سے قبل ہی وہ فضائی حادثے میں ہلاک ہوگئے۔

ان کی وفات کے بعد مقتدرہ نے براہ راست اقتدار سنبھالنے کے بجائے تمام سیاسی جماعتوں کو نئے انتخابات میں شمولیت کی اجازت دے کر "جمہوری نظام" بحال کرنے کا فیصلہ کیا۔ عوام کی منتخب کردہ اسمبلی کو تحلیل کرنے کا اختیار مگر صدر کے پاس ہی رہا۔ مذکورہ اختیار کے نتیجے میں صدر غلام اسحاق خان نے محترمہ بے نظیر کی حکومت کو برطرف کرنے کے بعد نواز حکومت کو بھی برطرف کردیا۔ آرمی چیف جنرل وحید کاکڑ کے تیار کئے ایک فارمولے کے تحت صدر غلام اسحاق خان اور نواز شریف اس کے نتیجے میں اپنے عہدوں سے مستعفی ہوگئے۔ نئے انتخابات کی بدولت محترمہ بے نظیر بھٹو ایک بار پھر وزیر اعظم کے دفتر براجمان ہوگئیں۔ انہوں نے پیپلز پارٹی کے دیرینہ اور قدآور سردار فاروق خان لغاری کو ایوان صدر میں بٹھایا۔ انہیں حکومت برطرف کرنے کے حوالے سے مگر وہی اختیار میسر رہا جو جنرل ضیاء اور غلام اسحاق خان تین حکومتیں گھر بھیجنے کے لئے استعمال کرچکے تھے۔ اسی اختیار کا فائدہ اٹھاتے ہوئے سردار لغاری نے بھی محترمہ کی دوسری حکومت کو آئینی مدت مکمل کئے بغیر گھر بھیج دیا۔ نئے انتخابات ہوئے۔ ان کے نتیجے میں نواز شریف ایک بار پھر "ہیوی مینڈیٹ" کے ساتھ وزیر اعظم منتخب ہوگئے۔ اقتدار سنبھالتے ہی انہوں نے صدر کا حکومتیں توڑنے والا اختیار آئینی ترمیم کے ذریعے ختم کردیا۔ اپنے دورِ اقتدار میں انہوں نے ایک آرمی چیف- جہانگیر کرامت- کو بھی استعفیٰ دینے کو مجبور کیا۔ نئے آرمی چیف جنرل مشرف کے ساتھ بھی ان کا رشتہ زیادہ دیر چل نہ سکا۔ دریں ا کارگل کی پہاڑیوں پر پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ اس جنگ کی بدولت سول اور ملٹری قیادت کے مابین بدگمانیاں سنگین سے سنگین تر ہونا شروع ہوگئیں۔ ان کا انجام 12 اکتوبر کے روز جنرل مشرف کے لگائے مارشل ا کے ذریعے ہوا۔

جنرل صاحب نے اقتدار سنبھالتے ہی "جعلی نہیں اصلی جمہوریت" کی بحالی کا عہد باندھا۔ نچلی سطح سے نئی، صاف ستھری اور ذہین قیادت کی تلاش میں "انقلابی" دکھتا بلدیاتی نظام متعارف کروایا۔ وہاں سے ابھری "نئی قیادت" کو ملکی اور صوبائی سطح پر "اقتدار منتقل کرنے" کے لئے 2002ء میں عام انتخابات کروائے۔ نواز شریف اور محترمہ بے نظیر بھٹو کو انتخابی عمل سے باہر رکھا گیا۔ اپنے ہی لگائے وزیر اعظم میر ظفر اللہ جمالی کو وہ بھی جنرل ضیاء ا کی طرح برطرف کرنے کو مجبور ہوئے۔ قومی اسمبلی کو فارغ کرنے کے بجائے اس میں شوکت عزیز صاحب کی شمولیت یقینی بنا دینے کے بعد انہیں وزیر اعظم کے عہدے پر بٹھا دیا گیا۔

"سیاسی بندوبست" مگر نظر بظاہر مستحکم رہا۔ امریکہ کی افغانستان پر مسلط کردہ "دہشت گردی کے خلاف جنگ" کی وجہ سے بازار میں رونق بھی لگی رہی۔ اپریل 07 میں لیکن ان کا سپریم کورٹ کے سربراہ افتخار چودھری سے جھگڑا شروع ہوگیا۔ ججوں اور وکلاء ا کی بے پناہ اکثریت "عدلیہ بحالی کی تحریک" میں شامل ہوگئی۔ نئے انتخابات ہوئے اور پیپلز پارٹی تیسری بار برسر اقتدار آگئی۔ آصف علی زرداری سربراہ مملکت منتخب ہوئے تو پارلیمان کو "خودمختار" بنانے پر ڈٹ گئے۔ آئین میں 18ویں ترمیم کے ذریعے صوبائی خودمختاری بھی تقریباً ناقابل تسخیر بنیادی۔ ان کے چنے وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی مگر اپنی آئینی مدت مکمل نہ کرپائے۔ "عوام کی بھرپور حمایت" سے چیف جسٹس کے عہدے پر لوٹے افتخار چودھری نے انہیں منتخب صدر کی مبینہ کرپشن کا سراغ لگانے کے لئے سوئس حکومت کو خط نہ لکھنے کی پاداش میں توہین عدالت کا مرتکب ٹھہرا کر فارغ کردیا۔ ان کی جگہ راجہ پرویز اشرف نے اسمبلی کی بقیہ مدت مکمل کی۔

2013ء کے انتخابات کے نتیجے میں نواز شریف تیسری بار وزارت عظمیٰ کے منصب پر فائز ہوئے تو نام نہاد "پانامہ سکینڈل" کی بنیاد پر انہیں بھی سپریم کورٹ نے "جھوٹا اور خائن" قرار دے کر گھر بھیج دیا۔ ان کی جگہ شاہد خاقان عباسی نے 2018 تک قومی اسمبلی کی قیادت سنبھالی۔

1990ء کی دہائی کے دوران حکومتوں کی بے ثباتی نے کرکٹ کی بدولت کرشمہ ساز ہوئے عمران خان کو "سیاستدانوں کے روپ دھارے اقتدار میں باریاں لینے والے چور اور لٹیروں" کے خلاف طاقتور متبادل کی صورت عوام میں مقبول بنایا۔ نوجوانوں کی بے پناہ اکثریت کے علاوہ متوسط طبقے کی پڑھی لکھی خواتین میں بھی وہ بہت مقبول ہوئے۔ بالآخر 2018ء کے برس وزیر اعظم کے منصب پر پہنچے تو عسکری قیادت کے ساتھ "سیم پیج" پر ٹکے نظر آئے۔ اپنے سیاسی مخالفین کو سنگین کرپشن کے الزامات کے تحت رگیدنا شروع کردیا۔ صحافت کو بھی "مثبت خبریں" دینے کی راہ پر ہانک دیا گیا۔ "سیم پیج" پر قیام مگر دیرپا ثابت نہ ہوا۔ اپریل 2022ء میں لہٰذا قومی اسمبلی سے منظور ہوئی تحریک عدم اتحاد کے نتیجے میں برطرف ہوئے۔ ان کی رخصت کے بعد شہباز شریف صاحب بھان متی کا کنبہ دِکھتی کثیر الجماعتی حکومت کے ذریعے وزارتِ عظمیٰ کے منصب پر براجمان ہوئے۔ عمران حکومت پر الزام تھا کہ وہ ملک کو دیوالیہ کی طرف دھکیل رہی تھی۔ ملک کو دیوالیہ ہونے سے بچانے کے لئے شہباز صاحب اور ان کے اتحادیوں نے "سیاست قربان کرتے ہوئے ریاست کو بچانے کا فیصلہ کیا"۔ ریاست دیوالیہ ہونے سے یقیناً بچ گئی۔ سیاست مگر "ہائی برڈ" ہوگئی۔ "ہائی برڈ" کہلاتے حکومتی بندوبست کے طاقتور ترین مخالف عمران خان اور ان کے وفادار ساتھی جیلوں میں ہیں۔ وکلاء ا بھی "آزاد عدلیہ" کے بظاہر خواہش مند نہیں رہے۔ نام نہاد "سول سوسائٹی" مفلوج ہوچکی ہے۔ صحافی بھی "ذمہ دارانہ احتیاط" برتنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ ان کی ساکھ تباہ کرنے کو مگر سوشل میڈیا پر چھائے "ذہن ساز" حقیقی دنیا کے بجائے "ڈیجیٹل دنیا" پر "مزاحمت" کی لو جلائے رکھنے کے دعوے دارے ہیں۔ اپوزیشن، سول سوسائٹی اور صحافت کو لگام ڈالنے کی وجہ سے عوام موجودہ حکومت کے خلاف احتجاجی تحریک چلانے کے قابل نہیں رہے۔ خلقِ خدا کی اکثریت مہنگائی کی وجہ سے لیکن بلبلانا شروع ہوگئی ہے۔ بازار سے رونق معدوم ہوچکی ہے۔ نچلے متوسط طبقہ سے اپنا مقام بلند کرنے کے بجائے کم آمدنی والے افراد اپنی سفید پوشی برقرار رکھنے کو ہلکان ہو رہے ہیں۔ نوجوانوں کی بے پناہ اکثریت کو کسی نہ کسی بہانے غیر ملک پہنچ کر "قسمت سنوارنے" کا جنوان لاحق ہے۔

کساد بازاری اور مہنگائی کے حبس زدہ موسم میں سیاسی اور غیر سیاسی اشرافیہ میں یکساں طور پر معتبر و بااثر تصور ہوتے وزیر داخلہ محسن نقوی صاحب نے مگر گزشتہ ہفتے اعلان کردیا کہ موجودہ حکومتی بندوبست قطعی طور پر ناکارہ ثابت ہوا ہے۔ اسے کارآمد بنانے کے لئے کچھ نیا سوچنا ہوگا۔ وزیر داخلہ کی تقریر اعترافِ کوتاہی نہیں بلکہ حکومتی بندوبست کے خلاف مہارت سے تیار کی فرد جرم تھی۔ "ہائی برڈ" سیاست کی بدولت ایوان ہائے اقتدار میں بیٹھے افراد مگر اس فردِ جرم کو اپنانے یا رد کرنے کی جرآت نہیں دکھا رہے۔ ایک پنجابی محاورے میں بیان کردہ "چپ کر دڑ وٹ جا" والا رویہ اپنا لیا ہے۔

حکومت کے مزے لیتے افراد کے دفاع میں نوکری برقرار رکھنے کے طلب گار یہ دو ٹکے کا صحافی عرصہ ہوا "جرآت اظہار" سے محروم ہو کر محتاط سے محتاط تر انداز میں قلم گھسیٹنے کا عادی ہوچکا ہے۔ جان کی امان پاتے ہوئے البتہ آج کے کالم میں 1985ء سے اب تک آنکھوں دیکھی حکومتیں یاد کرتے ہوئے یہ سوال ضرور اٹھانا چاہتا ہوں کہ نظام کو "ری سیٹ" کرنے کا وہ کونسا طریقہ ہے جو 1985ء سے 2024ء تک ہمارے ہاں استعمال نہیں ہوا۔

نقوی صاحب کے بقول "مردہ" ہوئے نظام کے بدلے جو تجاویز سامنے آئی ہیں ان میں سے نئے صوبوں کے قیام کے علاوہ تقریباً تمام مختلف حکومتوں کے دوران آزمائی جاچکی ہیں۔ ثبات مگر کسی ایک کو بھی میسر نہ ہوا۔ جادو کی چھڑی گھما کر اب کونسا نظام کس طرح موجودہ حکومتی بندوبست کو کاملاً مسمار کئے بغیر متعارف کروایا جاسکتا ہے۔

آئی ٹی کی تعلیم: ایچ ای سی کی پیش رفت

امتیاز اقدس گورایا

وزیراعظم شہباز شریف اور فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کی خواہش، کوشش اور ہدف ہے کہ پاکستان انفارمیشن ٹیکنالوجی کے میدان میں اس مقام رشک تک پہنچے جہاں دنیا اس کی کارکردگی اور نیک نامی کو دیکھے اور محسوس کرے۔ ایچ ای سی دوسرے معاون سرکاری اداروں کی طرح متحرک پالیسیوں کے ساتھ پاکستانی جامعات کو گلوبل مارکیٹ سے منسلک کرنے میں سرگرداں ہے۔ ان تعمیری کوششوں پر ماہرین تعلیم اور تدریسی حلقے ہائر ایجوکیشن کمیشن اور اس کے سربراہ پروفیسر ڈاکٹر نیاز احمد کی کوششوں کو قدر نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ چند دن پہلے چیئرمین ہائر ایجوکیشن سے ان کے آفس میں مرتضیٰ نور کے ساتھ ایک ملاقات ہوئی۔ چیئرمین صاحب چین کے تقریباً تین ہفتے کے دورے سے واپس تشریف لائے تھے، ملاقات میں دورہ؟ چین زیادہ تر موضوع گفتگو رہا، بتایا گیا کہ ہائر ایجوکیشن میں چین حیرت انگیز طور پر بہت آگے نکل چکا اور پاکستان بھی ہائر ایجوکیشن کے اس ماڈل کو اپنانے کی ضرورت پر زور دے رہے تھے۔ اسی دوران باتوں میں پتا چلا کہ چیئرمین صاحب کراچی جانے والے ہیں۔ وہاں سندھ اور بلوچستان کی یونیورسٹیوں کے وائس چانسلرز کے ساتھ بریفنگ رکھی ہے، واپسی پر لاہور یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی میں پنجاب کی یونیورسٹیوں کے وائس چانسلر ساتھ میٹنگ رکھی ہے۔ 29 جولائی کو نادرن ریجن (خیبر پختونخوا، گلگت بلتستان، کشمیر اور اسلام آباد) کی یونیورسٹیوں کے وائس چانسلرز کے ساتھ میٹنگ ہوگی۔ خیال میں تھا کہ چیئرمین صاحب دورہ؟ چین کے بارے میں وائس چانسلرز کو بتائیں گے مگر 29 جولائی کی دوپہر 12 بجے میٹنگ شروع ہوئی تو چیئرمین صاحب نے وضاحت کی کہ آج وائس چانسلرز کی اس میٹنگ دو پوائنٹس پر بات ہوگی نمبر ون سکل کمپیٹینسی ٹیسٹ اور دوسرے پر لیٹسٹ ایریاز جس پر ہائر ایجوکیشن کے اداروں کو فوکس کرنا ہوگا۔ چیئرمین صاحب نے بتایا کہ کمپیٹینسی ٹیسٹ کے بارے میں نومبر 25 میں فیڈرل ایجوکیشن منسٹری اور فیڈرل آئی ٹی منسٹری نے وزیراعظم سے منظوری کے بعد ہائر ایجوکیشن کمیشن کو بھیجا اس طرح پہلی مرتبہ یہ ٹیسٹ ہوا مگر اس ٹیسٹ کو منعقد کرنے کے لیے مکمل طور انتظامات نہیں تھے۔

چیئرمین صاحب نے بتایا کہ ٹیسٹ کے لیے تقریباً 40 ہزار سٹوڈنٹس نے رجسٹریشن کروائی جس میں سے 33 ہزار سٹوڈنٹس نے ٹیسٹ میں حصہ لیا اور اس طرح ٹیسٹ پاس کرنے والوں کا تناسب 40 فیصد رہا۔ مگر اس ٹیسٹ پر وائس چانسلرز کی اکثریت کو کافی اعتراض تھا خاص طور پر نیوٹیک یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے آگاہ کیا کہ ہمارے سٹوڈنٹس آئی ٹی اور کمپیوٹر سائنسز میں بہت اچھا پرفارم کررہے اس لیے ہمیں ایسے ٹیسٹوں کی ضرورت نہیں ہے۔ چیئرمین صاحب نے کوالٹی آف ایجوکیشن کے بارے میں بتاتے ہوئے انگلینڈ کی یونیورسٹی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ یونیورسٹی بین الاقوامی رینکنگ میں 75 سے 80 نمبر کے درمیان ہے مگر اس اکیلی یونیورسٹی کا بجٹ پاکستان کے اعلیٰ تعلیم اور ہائر ایجوکیشن کمیشن کے بجٹ سے دوگنا زیادہ ہے اس طرح کیمبرج یونیورسٹی اور اوکسفرڈ یونیورسٹی کا بجٹ اس یونیورسٹی سے ڈبل ہے اسی طرح ہارورڈ یونیورسٹی اور ایم آئی ٹی یونیورسٹی کے بجٹ برٹش یونیورسٹیوں سے ڈبل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ یونیورسٹیاں دنیا میں سرفہرست ہیں اسی لیے یہ دنیا کے سرکردہ تعلیمی ادارے ہیں۔

دوسری طرف جب میں پاکستان کے اداروں کو دیکھتا ہوں کہ سخت مسائل اور وسائل نہ ہونے کے باوجود کیو ایس رینکنگ میں پچھلے سال 16 یونیورسٹیوں کے مقابلے میں اس سال یہ تعداد بڑھ کر 30 ہو گئی ہے تو بہت خوشی ہوتی ہے اور یہ ان یونیورسٹیوں کے فیکلٹی ممبران کے علاوہ ان یونیورسٹیز کے سربراہان کی محنت کا نتیجہ ہے۔ جب ان اداروں کی کارکردگی سامنے آتی ہے تو لوگ خود بخود ہی ان اداروں کے بارے میں رائے قائم کر لیتے ہیں اس لیے آج کا دور سوشل میڈیا کا دور ہے، لہٰذا اداروں کو چاہیے کہ وہ خود کو سوشل میڈیا، پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا پر مو?ثر انداز سے پیش کریں تا کہ لوگ غلط قسم کی رائے نہ قائم کریں۔

آوازِ دوست: جو ہم سن نہ پائے

ڈاکٹر طلعت شبیر

کچھ کتابیں صرف پڑھی نہیں جاتیں بلکہ وہ اپنے قاری کے ساتھ عمر بھر کا سفر کرتی ہیں اور ہر مرحلے پر اپنے معنی بھی بدلتی جاتی ہیں۔ مختار مسعود کی شہرہ آفاق تصنیف آوازِ دوست ایسی ہی نادر کتابوں میں شمار ہوتی ہے۔ یہ محض ایک کتاب نہیں بلکہ ایک تہذیبی شعور اور تاریخی نوحے کی جھلک ہے۔ چند روز قبل کرغزستان کے سفر کے دوران میں نے یہ کتاب تیسری مرتبہ پڑھی۔ پہلی دو مرتبہ میں نے کسی کی تجویز پر پڑھی اور اُس وقت میری عمر نسبتاً کم تھی۔ مطالعے کا ذوق تو تھا مگر تجربے کی وہ پختگی نہ تھی کہ الفاظ کے پس منظر میں چھپے ہوئے معنی دریافت ہو سکتے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس وقت میں نے کتاب کے الفاظ تو پڑھے مگر اُن کی روح تک نہ پہنچ پایا۔ شاید اچھی کتابوں کا یہی خاصہ ہوتا ہے کہ وہ قاری کی عمر، تجربے اور فکری بلوغت کے ساتھ نئے دریچے وا کرتی ہیں۔ آوازِ دوست کسی ایک فرد کی خودنوشت نہیں بلکہ یہ پاکستان کی اُمیدوں، ناکامیوں، خوابوں، غلطیوں اور اِمکانات کی کہانی ہے۔

آوازِ دوست کے دو ابواب "مینارِ پاکستان" اور "قحط الرجال" ہیں۔ "مینارِ پاکستان" میں مختار مسعود ایک ایسا منظر تخلیق کرتے ہیں جو محض ایک تاریخی مقام کی تصویر کشی نہیں ہے بلکہ پوری اِسلامی تاریخ کا اِستعارہ ہے۔ وہ بادشاہی مسجد کے میناروں کے سامنے بیٹھ کر اِس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اِس خطے میں مسلمانوں کی عظمت کی علامت مسجد موجود ہے اور اُس کے سامنے آزادی اور قومی عزم کی علامت مینارِ پاکستان کھڑا ہے۔ اور اِن دونوں کے درمیان ایک مختصر سی مسافت میں سکھوں کا گردوارہ اور دیگر یادگاریں بھی موجود ہیں۔ یہ چند قدموں کا فاصلہ دراصل تین صدیوں کی تاریخ اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ یہ تین صدیاں جن میں مسلمانوں نے اپنا سیاسی، علمی اور تہذیبی عروج دیکھا، وقت کی دُھند میں کھو گئی ہیں۔ مختار مسعود لکھتے ہیں کہ وہ مسجد کی سیڑھیوں پر بیٹھے اُن گمشدہ صدیوں کا ماتم کر رہے تھے کہ مسجد کے مینار نے جھک کر اُن کے کان میں کہا "جب مسجدیں بے رونق اور مدرسے بے چراغ ہو جائیں، جہاد کی جگہ جمود، حق کی جگہ حکایت، ملک کے بجائے مفاد اور ملت کے بجائے مصلحت عزیز ہو جائے اور جب مسلمانوں کو موت سے خوف اور زندگی سے محبت ہو جائے تو صدیاں یوں ہی گم ہو جاتی ہیں"۔ یہ چند جملے تہذیبوں کے عروج و زوال کے فلسفے کا نچوڑ ہیں۔ مختار مسعود ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ قومیں بیرونی حملوں سے شکست نہیں کھاتیں بلکہ اندر سے کمزور ہونے کے بعد ہی دوسروں کا شکار بنتی ہیں۔ جب اُصولوں کی جگہ مفادات، علم کی جگہ جمود اور اجتماعی مقصد کی جگہ ذاتی مصلحت لے لے تو تاریخ کی سمت بدل جاتی ہے۔ آج بھی ہمارے مسائل صرف معاشی یا سیاسی نہیں بلکہ اخلاقی اور فکری بھی ہیں۔

اِسی طرح "قحط الرجال" کتاب کا دوسرا باب ہے جو اِنسان کو اپنے اندر جھانکنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ مختار مسعود نے اِس باب میں صرف افراد کی کمی کا نوحہ نہیں لکھا بلکہ ایسے کرداروں کی نایابی کا ذکر کیا ہے جو قوموں کی تقدیر بدلنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ "قحط میں موت ارزاں ہوتی ہے اور قحط الرجال میں زندگی!" اُن کے نزدیک اصل المیہ صرف لوگوں کا مرجانا نہیں بلکہ ایسے زندہ انسانوں کا موجود ہونا ہے جن کی زندگی قوم کے لیے اُمید کی کوئی کرن نہ بن سکے۔ آوازِ دوست ایک فکری سفر ہے جس پر علم، کردار اور مقصدیت کی بنیاد اُستوار ہوتی ہے اور اجتماعی سفر کی سمت متعین ہوتی ہے۔ آوازِ دوست محض ماضی کا ماتم نہیں کرتی بلکہ مستقبل کی راہ بھی دکھاتی ہیں۔

آوازِ دوست کو تیسری مرتبہ پڑھ کر مجھے یہ اِحساس ہوا کہ کتاب نہیں بدلتی بلکہ اُس کے قاری بدل جاتے ہیں۔ نوجوانی میں جو اقتباسات محض خوبصورت نثر معلوم ہوتے تھے آج وہ قومی زندگی کا آئینہ دِکھائی دیتے ہیں۔ پہلے میں اِس کتاب کی زبان سے متاثر تھا اور اب اِس کی فکر سے متاثر ہوں۔ پہلے اسلوب نظر آتا تھا اور اب اسلوب کے پیچھے چھپا ہوا درد بھی محسوس ہوتا ہے۔ مختار مسعود نے پاکستان کے بارے میں جو سوالات اُٹھائے تھے وہ آج بھی جوابوں کے منتظر ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ آوازِ دوست پرانی نہیں ہوئی۔ کیونکہیہ وقتی سیاست نہیں بلکہ قوموں کی دائمی نفسیات اور تہذیبی اُصولوں کا احاطہ کرتی ہے۔ آج جب پاکستان اپنی نئی منزل کی تلاش میں ہے تو ہمیں اِس کتاب کو صرف ادبی شاہکار کے طور پر نہیں بلکہ ایک فکری دستاویز کے طور پر پڑھنے کی ضرورت ہے اور یہ سمجھنا ہے کہ قومیں نعروں سے نہیں بلکہ کردار سے بنتی ہیں اور تاریخ کا رُخ طاقت سے زیادہ اخلاقی قوت، علم اور اجتماعی بصیرت متعین کرتی ہے۔

آج پاکستان ایک ایسے موڑ پر کھڑا ہے جہاں معاشی مشکلات، سیاسی انتشار اور ادارہ جاتی کمزوری کے علاوہ اجتماعی سوچ اور قومی کردار کے بحران کا شکار ہے۔ ہم نے قومی مفاد پر ذاتی مفاد کو، اُصولوں پر مصلحت کو اور مستقبل کی منصوبہ بندی پر وقتی فائدے کو ترجیح دینا سیکھ لیا ہے۔ قومی بے حسی اِس حد تک بڑھ چکی ہے کہ اجتماعی نقصان بھی ہمیں اُس وقت تک پریشان نہیں کرتا جب تک اُس کی زد میں ہماری اپنی ذات نہ آجائے۔ ہم وقتی سیاسی کامیابیوں اور ذاتی مفادات کے اسیر دکھائی دیتے ہیں۔ آوازِ دوست انتباہ ہے کہ قوموں کا زوال اچانک نہیں آتا بلکہ بے حسی، خود غرضی، علمی جمود، اخلاقی کمزوری اور قیادت کی ناعاقبت اندیشی مل کر اِسے بتدریج ناگزیر بنا دیتے ہیں اور قوموں کی تقدیر اُس وقت بدلتی ہے جب افراد اپنے کردار، اپنی ذمہ داری اور اپنی ترجیحات بدلنے کا حوصلہ پیدا کریں۔

قوموں کی زندگی میں بھی ایسے موسم آتے ہیں جب ہر سمت گرد اُڑتی ہے۔ ، چشمے خشک دکھائی دینے لگتے ہیں اور مسافر کو منزل کا کوئی نشان نظر نہیں آتا۔ لیکن فطرت کا ایک اٹل قانون ہے کہ کوئی قحط ہمیشہ نہیں رہتا اور کوئی خزاں دائمی نہیں ہوتی۔ بادل جب اپنی میعاد پوری کر لیتے ہیں تو بارش بن کر برستے ہیں۔ زمین جب اپنے صبر کی انتہا کو پہنچتی ہے تو اُس کے سینے سے ہریالی ضرور پھوٹتی ہے۔ یہی یقین زندہ قوموں کا سرمایہ ہوتا ہے۔ آج اگر ہمارے عہد پر مایوسی کی دُھند چھائی ہوئی ہے تو یہ دُھند بھی ایک دن چھٹ جائے گی۔ اُمید کے چراغ پھر روشن ہوں گے۔ اعتماد کی کھوئی ہوئی دولت واپس آئے گی اور کردار کی خوشبو ایک بار پھر اس معاشرے کی فضاو?ں میں رچ بس جائے گی۔ تاریخ کی رفتار کبھی ایک جیسی نہیں رہتی۔ تاریخ قوموں کو آزماتی ہے اور ہر گام سنوارتی بھی ہے۔

پاکستان کی بنیاد محض سیاسی ضرورت پر نہیں بلکہ ایک فکری، تہذیبی اور اخلاقی تصور پر رکھی گئی تھی۔ اگر سفر کی گرد نے منزل کو نگاہوں سے اوجھل کر دیا ہے تو اِس کا یہ مطلب نہیں کہ منزل معدوم ہوگئی ہے۔ قومیں جب اپنے باطن کا احتساب کرتی ہیں، اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کرتی ہیں اور اپنے اولین اُصولوں کی طرف رجوع کرتی ہیں تو تاریخ اُس قوم پر مہربان ہو جاتی ہے۔ تاریخ اُس قوم کے لیے نئے باب وا کرتی ہے۔ وہ دن ضرور آئے گا جب قحط الرجال کییہ شام ڈھل جائے گی، اہلِ کردار پھر سے قوم کی رہنمائی کریں گے، خواب نئی تعبیریں پائیں گے اور اِس وطن کی فضاو?ں میں ایک بار پھر یقین، دیانت، عدل اور خدمت کی وہ بارش برسے گی جس کے لیے اُس کے معماروں نے خواب دیکھے تھے۔ جس کی اُمید آج بھی وطن سے محبت کرنے والے ہر صاحبِ دل کے سینے میں روشن ہے۔ آوازِ دوست آج بھی اخلاص سے گونج رہی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ہم سن رہے ہیں؟۔

نوٹ:۔ کالم نگاروں کی اپنی رائے ہے اس سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں

بقیہ 1

قیام کے لیے پرعزم ہیں اور بے مثال قربانیوں کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ میں بالخصوص خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں خدمات انجام دینے والے ہمارے پولیس افسران اور اہلکاروں کی غیر معمولی بہادری اور قربانیوں کا دل کی گہرائیوں سے معترف ہوں، دہشت گردوں اوران کے غیرملکی سرپرستوں کے خلاف کارروائیوں میں ان کا موثر اور فیصلہ کن کردارقومی سطح پر قابل ستائش ہے۔صدر آصف علی زرداری نے کہا کہ ہم اپنے شہدا کے اہلِ خانہ کے صبر، استقامت اور حوصلے کو بھی سلام پیش کرتے ہیں جن کی قربانیوں کو پوری قوم انتہائی عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتی ہے، ان معزز خاندانوں کی فلاح و بہبوداور سماجی ومعاشی معاونت ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔صدرمملکت نے کہا کہ آج ہم اس عزم کا بھی اعادہ کرتے ہیں کہ پولیس سے وابستہ اداروں کو مضبوط، جدید اور موثر بنایا جائے گا، اس مقصد کے لیے بہتر تربیت، جدید ٹیکنالوجی کے استعمال اورضروری وسائل کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا تاکہ پولیس اہلکار اپنی ذمہ داریاں اعتماد، وقاراور پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ انجام دے سکیں۔انہوں نے کہا کہ اس موقع پر میں پاکستان پولیس کے ان بہادر سپوتوں اور خواتین کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جو اپنی جانوں کی پروا کیے بغیر، اعلیٰ پیشہ ورانہ اقدار کے ساتھ، وطن کے امن وسلامتی کے تحفظ کے لیے مسلسل اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ صدر مملکت نے کہا کہ پاکستان پولیس ہمارے معاشرتی ڈھانچے کا ایک بنیادی ستون ہے، وہ نہ صرف قانون کی حکمرانی اور امن وامان کے محافظ ہیں بلکہ عوام کے اعتماد، سماجی ہم آہنگی اور قومی یکجہتی کے بھی امین ہیں، ان کی انتھک خدمات وہ استحکام فراہم کرتی ہیں جس پر خاندانوں، کاروباری سرگرمیوں اورقومی اداروں کی ترقی وخوشحالی استوار ہے۔انہوں نے کہا کہ آج جب اس حقیقت کا بھی اعادہ کرتے ہیں کہ ایک محفوظ، پرامن اور منصفانہ معاشرہ ہی قومی ترقی اور اجتماعی خوشحالی کی بنیاد ہے، ہم اپنی پولیس فورس کے ان بہادر افسران اور اہلکاروں کے بے لوث جذبے، غیر معمولی جرات اوراعلیٰ پیشہ ورانہ خدمات پر دلی تشکر کا اظہار کرتے ہیں جن کی بدولت پاکستانی عوام کا مستقبل محفوظ ہے۔یوم شہدائے پولیس پر اپنے پیغام میں وزیراعظم نے کہا کہ وہ پولیس کے افسروں اور جوانوں کی قربانیوں کو سلام پیش کرتے ہیں جنہوں نے وطن عزیز پر اپنی جان نچھاور کی۔ وزیراعظم نے کہا کہ ملک میں دہشت گردی، انتہاپسندی اور جرائم کے خلاف جنگ میں پولیس نے ہمیشہ ہراول دستے کا کردار ادا کیا ہےاور غیر متزلزل عزم کا مظاہرہ کیا ہے جو لائق تحسین ہے، پولیس کے شہدا کی ناقابل فراموش قربانیوں نے شہریوں کے جان ومال کے تحفظ، قانون کی بالادستی اورامن وامان کے قیام کے لیے کلیدی کردار ادا کیا ہے۔وزیراعظم نے کہا کہ پوری قوم اپنے ان غیور بیٹوں اور بیٹیوں کو سلام پیش کرتی ہے جن کی بے لوث خدمات نے آنے والی نسلوں کے لیے ایک محفوظ اور روشن مستقبل کی راہ ہموار کی۔انہوں نے کہا کہ آج یوم شہدائے پولیس پر ہم اپنے شہدا کے اہل خانہ کے صبر، استقامت اور حوصلے کو بھی خصوصی سلام پیش کرتے ہیں۔ان کی قربانیاں پوری قوم کی مشترکہ قربانیاں ہیں، شہدا کے خاندانوں کی فلاح و بہبود اور ہرممکن معاونت کو یقینی بنانا حکومت کی اولین ذمہ داری ہے۔ وزیراعظم نے کہا کہ شہدا کے اہل خانہ کو معیاری تعلیم، صحت کی بہترین سہولیات اور دیگر فلاحی اقدامات سمیت ہرممکن تعاون فراہم کرنے کے لیے حکومت کوشاں ہے، اس مقدس قومی ذمہ داری کی ادائیگی کے لیے حکومت پرعزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ شہدا کی دفاع وطن کی خاطر بے مثال قربانیوں کی یاد میں آج ہم تجدید عہد کرتے ہیں کہ پولیس کو اپنی اہم قومی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لیے ہرممکن سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ پولیس کے جوانوں کی پیشہ ورانہ استعداد کو مزید مضبوط بنانے کے لئے انہیں درکار جدید وسائل سے آراستہ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ آیئے ہم سب مل کر قانون کی بالادستی، انصاف کے تحفظ، دہشت گردی اور جرائم کے ناسور کے مکمل خاتمے اور اپنے شہدا کی عظیم قربانیوں کے شایان شان ایک پرامن، محفوظ اور خوشحال پاکستان کی تعمیر کے لیے مشترکہ کاوشوں اور پختہ عزم کا اعادہ کریں۔

بقیہ 2

میں حب الوطنی اور قومی یکجہتی کے جذبے کو مزید فروغ دیا جاسکے وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے تمام کمشنرز، ڈپٹی کمشنرز اور متعلقہ اداروں کو ہدایت کی کہ جشن آزادی کی تقریبات کو منظم، باوقار اور یادگار بنانے کے لیے تمام انتظامات کو بروقت حتمی شکل دی جائے اور ہرضلع میں عوامی شرکت کو یقینی بنایا جائے۔انہوں نے کہا کہ قومی پرچم کشائی، ملی نغموں، ثقافتی اور تعلیمی سرگرمیوں سمیت تمام پروگراموں کا انعقاد بھرپور قومی جذبے کے ساتھ کیا جائے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ جشن آزادی صرف ایک قومی تہوار نہیں بلکہ قومی اتحاد، یکجہتی، شہداء کی عظیم قربانیوں کو خراج عقیدت پیش کرنے اور وطن عزیز کی ترقی واستحکام کے عزم کی تجدید کا دن ہے انہوں نے کہا کہ حکومت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ صوبے بھر میں تقریبات پرامن، محفوظ اورخوشگوار ماحول میں منعقد ہوں تاکہ شہری بلاخوف وخطران قومی تقریبات میں بھرپورانداز سے شریک ہوسکیں۔اجلاس میں اس امر پر بھی زور دیا گیا کہ تمام متعلقہ محکمے باہمی رابطہ، مؤثر ہم آہنگی اور پیشہ ورانہ انداز میں اپنی ذمہ داریاں ادا کریں تاکہ بلوچستان بھر میں جشن آزادی کی تقریبات قومی وقاراور شان وشوکت کے مطابق منعقد کی جاسکیں۔

بقیہ 3

لیے ایک موثر محرک کا کردار ادا کر سکتے ہیں۔وزیر اعظم محمد شہباز شریف کی زیرصدارت نجی سرمایہ کاری کے فروغ اور پائیدار معاشی ترقی سے متعلق اجلاس پیر کو یہاں منعقد ہوا۔وزیراعظم آفس کے میڈیا ونگ کی طرف سے جاری بیان کے مطابق وزیراعظم نے ملک میں سرمایہ کاری، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار کے فروغ کے لیے پرائیویٹ ایکویٹی فنڈ کے قیام کے حوالے سے لائحہ عمل جلداز جلد پیش کرنے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں پبلک ایکویٹی مارکیٹ اور پرائیویٹ ایکویٹی فنڈ کے فروغ کے لیے جامع روڈ میپ تیار کر کے جلد پیش کیا جائے تاکہ ملک میں سرمایہ کاری کے لئے فنڈز دستیاب ہوں اور غیرملکی سرمایہ کاری کے لئے راہ ہموار ہو۔انہوں نے کہا کہ ملک کی معاشی ترقی کے لیے نجی سرمایہ کاری کا فروغ ناگزیر ہے، پرائیویٹ ایکویٹی فنڈ معیشت میں سرمایہ کاری، کاروباری وسعت اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لیے ایک موثر محرک کا کردار ادا کر سکتے ہیں۔وزیراعظم نے کہا کہ معدنیات، زراعت، لائیوسٹاک، توانائی، انفارمیشن ٹیکنالوجی اور دیگر شعبے پاکستان کی معیشت کی ترقی کے بنیادی محرک بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں، ان شعبوں میں سرمایہ کاری کے لیے پبلک ایکویٹی مارکیٹ ایک اہم ذریعہ بن سکتی ہے، بینکاری شعبے کی جانب سے سرمایہ کاری کا حجم ابھی بھی محدود ہے جس کے باعث متبادل سرمایہ کاری ذرائع کو فروغ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔وزیراعظم نے کہا کہ حکومت ایسے اقدامات کو ترجیح دے رہی ہے جو نجی شعبے کی قیادت میں سرمایہ کاری، صنعت اور برآمدات کے فروغ کے ذریعے پاکستان کی معیشت کو مضبوط اور پائیدار بنیادوں پر استوار کریں۔اجلاس میں نائب وزیراعظم ووزیرخارجہ سینیٹر محمد اسحاق ڈار، وزیرمملکت برائے خزانہ بلال اظہر کیانی، معاون خصوصی ہارون اختر اور متعلقہ اداروں کے اعلی افسران شریک تھے۔

بقیہ 4

ہوئے پیٹرولیم مصنوعات اور ٹول ٹیکس میں اضافہ واپس لینے کا مطالبہ کیا۔انہوں نے ڈیزل اور پیٹرول کی قیمتیں روزانہ کے بجائے ماہانہ بنیادوں پر مقرر کرنے اور ودہولڈنگ ٹیکس 7 فیصد سے کم کرکے 2 فیصد کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔ملک شہزاد اعوان نے ایکسل لوڈ پر عملدرآمد، کسٹم SRO 1619/2024 اور 10 تا 20 سال پرانی گاڑیوں کی منسوخی کے قانون کے خاتمے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ حادثات میں 97 لاکھ دیت کا قانون واپس اور ڈرائیورز کو HTV لائسنس جاری کیا جائے۔انہوں نے کراچی پورٹ اور پورٹ قاسم پر پارکنگ کی فراہمی، بلوچستان میں امن وامان کی صورتحال بہتر بنانے اور سندھ سرکار کی تھرڈ پارٹی انشورنس کی منسوخی کا بھی مطالبہ کیا۔

بقیہ 5

صوبائی الیکشن کمشنر (الیکشنز) سید وسیم احمد جعفری، ریجنل الیکشن کمشنر کوئٹہ ڈویژن طاہر حسن، ڈائریکٹر (الیکشنز) عبداللہ، ڈسٹرکٹ الیکشن کمشنر کوئٹہ سید نذیر احمد ہریفال اور ڈپٹی ڈائریکٹر (ایڈمن) عبد الودود خان نے شرکت کی۔اس موقع پر پراجیکٹ کنٹریکٹر منظور احمد اور ایس ڈی او (C&W) پیر محمد نے صوبائی الیکشن کمشنر کو منصوبے کی کامیاب تکمیل کے حوالے سے بریفنگ دیتے ہوئے آگاہ کیا کہ تعمیراتی کام منظور شدہ ڈیزائن مقررہ معیارِ تعمیر اور طے شدہ مدت کے مطابق مکمل کیا گیا ہے۔صوبائی الیکشن کمشنر بلوچستان نے منصوبے کی بروقت اور معیاری تکمیل پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے متعلقہ افسران، تعمیراتی ادارے اور پراجیکٹ کنٹریکٹر کی کاوشوں کو سراہا۔

بقیہ 6

منعقد ہوگا جس کی بھرپور تیاری جاری ہے۔موجودہ حالات کا تقاضا ہے کہ پشتون عوام اپنی ذاتی رنجشوں ، اختلافات کو بھلا کر اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کریں کیونکہ منظم و متحد اقوام وعوام ہی وقت کے ظالم و جابر حکمرانوں اور درپیش اذیت ناک صورتحال سے نجات حاصل کرسکتے ہیں۔پشتونخوا ملی عوامی پارٹی دہشتگردی کی ہرشکل کی مخالفت کرتی ہے اور یہ مسلط حکومت عوام کے سرومال کے تحفظ میں مکمل طور پر ناکام ہوچکی ہے، فارم 47 کی مسلط حکومت اپنی نااہلی، ناکامی کا اعتراف کرتے ہوئے مستعفی ہو۔اس وقت تمام صوبہ بدامنی کی لپیٹ میں ہے۔ مختلف اضلاع و علاقوں میں کرفیوں نافذ ہے ،شاہراہوں پر چوری وڈکیتی، اغواء کاری، بدامنی، قتل وغارت، لوٹ مار کی صورتحال کے باعث عوام محصور ہوچکے ہیں جبکہ حکومت کا سب کچھ ٹھیک اور حکومتی رٹ کے دعوے احمقوں کی جنت میں رہنے کے مترادف ہے۔ پشتونخوا ملی عوامی پارٹی ضلع کوئٹہ کے زیر اہتمام تحصیل صدر اور تحصیل کچلاغ نے عوام کی پارٹی میں شمولیت کے موقع پر منعقدہ اجتماعات سے پشتونخوامیپ کے صوبائی صدر عبدالقہار خان ودان، پشتونخوامیپ کے صوبائی سینئر نائب صدر وضلع کوئٹہ کے سیکرٹری سید شراف آغا، ضلع سینئر معاون سیکرٹری سعید خان کاکڑ، ضلع معاون ظفر بازئی، تحصیل کچلاغ سیکرٹری ملک نادر کاکڑ، علاقائی سیکرٹری ولی محمد وطن دوست، اشرف اچکزئی، فیض اللہ اچکزئی اور نیک محمد خان نے کتیر علاقائی یونٹ حاجی غفار اچکزئی کی رہائش گاہ پر 33 افراد کی فیض اللہ اچکزئی کی قیادت میں پشتونخوامیپ میں شمولیت کے موقع پر منعقدہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔اسٹیج کے فرائض سہیل خان کاسی نے سرانجام دیا۔ جبکہ پشتونخوامیپ کے صوبائی سینئر نائب صدر وضلع کوئٹہ کے سیکرٹری سید شراف آغا، صوبائی نائب صدر مجید خان اچکزئی، صوبائی ڈپٹی سیکرٹریز سردار حیات خان میرزئی، حبیب الرحمٰن بازئی، دوست محمد لونی، اقبال خان بٹیزئی، حفیظ ترین، ضلع معاونین اکرم خان حلیمی، ملک اعظم بازئی، تحصیل سیکرٹری نعیم پیر علیزئی، سینئر معاون سیکرٹری راحت بازئی، اسلام خان ترہ کئی، سلیم خلقی اور علاقائی سیکرٹری محمد خان نے نواں کلی زرغون آباد علاقائی یونٹ میں 60 افراد کی پارٹی میں شمولیت کے اجتماع سے خطاب کیا۔ جس کی صدارت ضلع معاون سیکرٹری اکرم خان حلیمی نے کیا۔مقررین نے شمولیت کرنے والوں کو پارٹی میں خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ آپ لوگوں کا یہ درست اور بروقت فیصلہ جاری قومی سیاسی جمہوری جدوجہد کو تقویت بخشے گی۔عوام کی پارٹی میں جوق در جوق شمولیت پارٹی کے محبوب چیئرمین محمود خان اچکزئی اور پارٹی پالیسیوں، سیاست پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہے۔

بقیہ 7

زون (SEZ) لاہور کے پہلے مرحلے کے لیے فنانسنگ معاہدوں پر دستخط کر دیے گئے ہیں جس سے منصوبہ عملی طور پر صنعتی ترقی کے نئے مرحلے میں داخل ہو گیا ہے۔وزیراعظم آفس اسلام آباد میں منعقدہ تقریب کے دوران چینجیز اسپیشل اکنامک زون لاہور کی فنانسنگ کے پہلے مرحلے کی تکمیل کا باضابطہ اعلان کیا گیا۔ یہ منصوبہ چینجیز ٹیکسٹائل (پرائیویٹ) لمیٹڈ کے تحت تیار کیا جا رہا ہے اور اسے پاکستان میں جدید صنعتی و برآمدی سرگرمیوں کے فروغ کے لیے ایک اہم سنگ میل قرار دیا جا رہا ہے۔ایس آئی ایف سی نے اس منصوبے کی تکمیل میں حکومتی اداروں، سرمایہ کاروں اور مالیاتی شراکت داروں کے درمیان موثر رابطہ کاری اور سہولت فراہم کرتے ہوئے منصوبے کو تیز رفتاری سے آگے بڑھانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ 99.45 ایکڑ پر محیط چینجیز اسپیشل اکنامک زون لاہور کو برآمدی مینوفیکچرنگ، ٹیکسٹائل صنعت اور صنعتی ویلیو چین کے فروغ کے لیے جدید تقاضوں کے مطابق تیار کیا جا رہا ہے۔

بقیہ 8

بھر میں بارودی مواد، دھماکہ خیز اشیاء اور متعلقہ امور سے متعلق حفاظتی اقدامات، لائسنسنگ اور ضابطہ کار پر تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) نے متعلقہ اداروں کو ہدایت کی کہ دھماکہ خیز مواد کی ذخیرہ اندوزی، نقل وحمل اور استعمال کے حوالے سے نافذ قوانین پر سختی سے عملدرآمد یقینی بنایا جائے۔انہوں نے متعلقہ محکموں کے درمیان مؤثر رابطہ، بروقت معلومات کے تبادلے اور باقاعدہ نگرانی کو مزید مؤثر بنانے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ عوام کے جان و مال کے تحفظ کے لیے تمام ادارے اپنی ذمہ داریاں پوری دیانت داری سے انجام دیں۔ اجلاس میں متعلقہ محکموں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے نمائندوں نے شرکت کی۔

بقیہ 9

کے لئے دعا کی۔ محمد حنیف عباسی نے کہا کہ معصوم شہریوں کو نشانہ بنانے والے عناصر انسانیت کے دشمن ہیں، قوم دہشت گردی کے خلاف متحد ہو کر ہر سازش کو ناکام بنائے گی۔انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کے ناسور کے مکمل خاتمے کے لیے ریاستی اداروں کی کوششیں قابل تحسین ہیں اور پوری قوم ان کے شانہ بشانہ کھڑی ہے۔ انہوں نے خیبر پختونخوا پولیس، سیکیورٹی فورسز اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کی بہادری ملک کے امن کی ضمانت ہے۔

بقیہ 10

وکشمیر قانون ساز اسمبلی کے انتخابات کے دوسرے مرحلے میں کامیابی پر مبارکباد دی ہے۔ اپنے بیان میں وزیراعظم شہباز شریف نے آزاد جموں وکشمیر انتخابات کے دوسرے مرحلے میں برتری پر مسلم لیگ (ن) کے قائد محمد نواز شریف اور کامیاب امیدواروں کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ یہ کامیابی کا یہ تسلسل قائد مسلم لیگ (ن) میاں محمد نواز شریف اور مسلم لیگ (ن) کی پوری ٹیم کی محنت کا ثمر ہے۔انہوں نے کہا کہ قائد مسلم لیگ (ن) کی

قیادت میں مسلم لیگ (ن) کی ٹیم نے آزاد جموں و کشمیر میں انتہائی کامیاب انتخابی مہم چلائی۔انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ (ن) کی کامیابی آزاد جموں وکشمیر کے عوام کا مسلم لیگ ن کی پالیسیوں پر اعتماد کا ثبوت ہیں۔شہباز شریف نے کہا کہ آزاد جموں وکشمیر کی ترقی وخوشحالی اور وہاں کے عوام کی فلاح وبہبود مسلم لیگ (ن) کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔انہوں نے کہا کہ آزاد کشمیر کے انتخابات کے دوسرے مرحلے میں سیاسی جماعتوں نے بھرپور حصہ لیا جس سے جمہوری عمل مزید مضبوط ہوگا۔

بقیہ 11

مرکزی سیکرٹریٹ میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں 31,30,29 اگست عوام اور پشتون قوم کے جرگے کی تیاری پر غور وخوض کیا گیا ہے اور جرگہ کی تیاری کے سلسلے میں مختلف کمیٹیاں تشکیل دی گئی۔ اجلاس میں پارٹی کی سیاسی تنظیمی امور اور ملک کے سخت بحرانی حالت پر غور وخوض کیا گیا۔اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ جنوبی پشتونخوا کے عوام کا قومی جرگہ دراصل وقت کی اہم ضرورت ہے۔جس میں ہرمکتبہ فکر کے نمائندگان اس سہ روزہ جرگہ میں اپنے قیمتی تجاویز سے شرکاء کو آگاہ کریں گے اور پرامن، محفوظ وخوشحال مستقبل کیلئے آئندہ کا لائحہ عمل طے کریں گے۔ اجلاس میں ملکی صورتحال اور صوبے بھر میں سرکاری سرپرستی میں جاری دہشتگردی کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کی گئی اور حکومت پرزور دیا گیا کہ جاری پراسیسز کو ختم کیا جائے ، سرکاری طور پر تمام سہولیات فراہم کرنے کے سلسلے کو ترک کرکے امن کیلئے مسلح گروہوں اور جتھوں کا خاتمہ کرنا ہوگا۔انہوں نے کہا کہ ملک جن ہمہ جہت بحرانوں میں گر چکا ہے اس کا حل ملکی آئین کی اصل حالت میں بحالی، پارلیمنٹ کی خودمختاری، جمہور کی حکمرانی قائم کرنا ہوگی اور ملک میں پشتون، بلوچ، سندھی، سرائیکی اور پنجابی، سیال برابر قوموں کا فیڈریشن بنانا اور تسلیم کرنا ہوگا۔ فارم 47 کے مسلط کردہ غیرمنتخب نمائندوں کے ذریعے جمہوریت، جمہوری نظام کو پامال کیا گیا اور عوام کے حق کے رائے کیساتھ سنگین ترین غلطی بدترین مذاق کے سوا کچھ نہیں۔انہوں نے کہا کہ آئین میں این ایف سی ایوارڈ اور صوبہ کا طے شدہ حصے میں تبدیلی کھلی آئینی خلاف ورزی ہے اور ساتھ ہی میڈیا اور عدلیہ کی آزادی کی پامالی بھی غیرمنتخب پارلیمنٹ سے کی گئی جو تمام ملک، دنیا اور الیکشنز کی نگرانی کرنے والے تمام اداروں نے 8 فروری 2024 کے انتخابات پر عدم اعتماد کیا تھا اس کا نوٹس نہ لینا ملک کے سیاسی استحکام اور بقاء مسائل کا حل اور ملک میں سیاسی استحکام اور بقاء کیلئے جمہوریت اور حقیقی جمہوری نظام وقت کی ضرورت بن گیا ہے اور اس سے انحراف ملک کو مزید سنگین بحرانوں کی طرف دھکیلنے کے سوا کچھ نہیں۔

بقیہ 12

حب میں تعارفی و جائزہ اجلاس، مختلف محکموں کی کارکردگی اور درپیش مسائل کا تفصیلی جائزہ ہلمشنر لسبیلہ ڈویژن محترمہ سائرہ عطانے ضلع حب کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے لیڈا (LIEDA) کانفرنس ہال میں تعارفی و جائزہ اجلاس کی صدارت کی۔ اجلاس میں ڈپٹی کمشنر حب کیپٹن (ر) جمع دادخان مندوخیل، ایس پی حب مرزا بلال حسین، ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر، اسسٹنٹ کمشنرز اور ضلع کے تمام سرکاری محکموں کے سربراہان نے شرکت کی۔ اجلاس کے آغاز میں ڈپٹی کمشنر حب کیپٹن (ر) جمع دادخان مندوخیل نے کمشنر لسبیلہ ڈویژن کو ضلع حب کے انتظامی ڈھانچے، ترقیاتی منصوبوں، تعلیم، صحت، بلدیاتی خدمات، ریونیو، صنعت، پانی کی فراہمی، انفراسٹرکچر اور دیگر اہم شعبوں سے متعلق تفصیلی بریفنگ دی۔ انہوں نے ضلع میں جاری ترقیاتی منصوبوں، حکومتی اقدامات اور عوامی فلاح و بہبود کے مختلف پروگراموں سے بھی آگاہ کیا۔اس موقع پر ایس پی حب مرزا بلال حسین نے ضلع میں امن وامان کی مجموعی صورتحال، جرائم کی روک تھام، پولیس کی کارکردگی، حساس تنصیبات کی سیکیورٹی، ٹریفک مینجمنٹ اور عوام کے جان و مال کے تحفظ کے لیے کیے گئے اقدامات پر تفصیلی بریفنگ دی۔ بعدازاں مختلف محکموں کے سربراہان نے اپنے اپنے اداروں کی کارکردگی، جاری ترقیاتی و فلاحی منصوبوں، عوام کو فراہم کی جانے والی خدمات، درپیش مسائل، چیلنجز اور آئندہ کے لائحہ عمل کے حوالے سے تفصیلی بریفنگ پیش کی۔ اجلاس میں بین المحکمہ جاتی ہم آہنگی، ترقیاتی منصوبوں کی بروقت تکمیل اور عوامی مسائل کے مؤثر اور فوری حل کے حوالے سے بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔کمشنر لسبیلہ ڈویژن محترمہ سائرہ عطا نے مختلف محکموں کی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے ہدایت کی کہ عوامی خدمت کو اولین ترجیح دی جائے، سرکاری وسائل کے شفاف اور مؤثر استعمال کو یقینی بنایا جائے اور تمام محکمے باہمی تعاون اور مربوط حکمت عملی کے تحت اپنی ذمہ داریاں انجام دیں۔انہوں نے کہا کہ حکومت بلوچستان عوام کو معیاری سہولیات کی فراہمی اور ترقیاتی منصوبوں کی بروقت تکمیل کے لیے پرعزم ہے، لہذا تمام محکمے اپنی کارکردگی میں مزید بہتری لاتے ہوئے عوامی شکایات کے بروقت ازالے کو یقینی بنائیں۔اجلاس کے اختتام پر اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ ضلع حب میں ترقیاتی سرگرمیوں کو مزید تیز کرنے، امن وامان کی صورتحال کو مستحکم بنانے اور عوامی خدمت کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے تمام متعلقہ ادارے باہمی رابطے، مکمل تعاون اور مربوط حکمت عملی کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں ادا کرتے رہیں گے۔

بقیہ 13

پیپلز پارٹی کی کامیابی پر پاکستان مسلم لیگ (ن) نے اسے مبارکباد دی تھی۔انہوں نے کہا کہ تمام سیاسی قوتوں کو جمہوری اقدار کے فروغ کے لئے کامیابی اور ناکامی دونوں کو کھلے دل سے قبول کرنے کی روایت اپنانی چاہیے۔ایک سوال کے جواب میں انہوں نے دعویٰ کیا کہ ان کے پاس موجود اطلاعات کے مطابق آزاد جموں وکشمیر کے انتخابات میں پاکستان مسلم لیگ (ن) تمام انتخابی حلقوں میں برتری حاصل کئے ہوئے ہے۔انہوں نے کہا کہ انتخابی عمل کی شفافیت اور جمہوری استحکام کیلئے ضروری ہے کہ تمام سیاسی جماعتیں عوامی مینڈیٹ کا احترام کریں اور نتائج کو خوش اسلوبی سے قبول کریں۔

بقیہ 14

تعلیم، فن اور انسانیت کے خلاف جابر مذہب کے طور پر پیش کرنا ہے۔انہوں نے کہا کہ عالمی ماہرین کے مطابق افغان طالبان کی جابرانہ پالیسیوں نے ان کی اصلیت دنیا پر واضح کردی ہے، افغان معاشرہ اب مزید اس جبر کو تسلیم نہیں کرے گا، افغانستان میں جاری مسلح مزاحمتی تحریکیں اور ان کی کارروائیاں ثابت کرتی ہیں کہ افغان عوام اس جھوٹے طالبان رجیم کو مسترد کر چکے ہیں۔

بقیہ 15

ڈویژن میں 53 فیصد رہا، لوگوں نے تشدد کا راستہ ترک کرکے ووٹ کی طاقت کا راستہ اپنایا ہے۔ واضح رہے اتوار کو آزاد جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی انتخابات کے دوسرے مرحلے میں مظفرآباد ڈویژن کے 8 حلقوں اور مہاجرین کی 12 نشستوں پر ووٹنگ ہوئی۔دوسرے مرحلے میں اب تک کے غیر سرکاری اور غیرحتمی نتائج میں پاکستان مسلم لیگ ن نے 14 نشستوں پر کامیابی کے ساتھ میدان مارلیا جبکہ پیپلز پارٹی کے حصے میں اب تک 5 سیٹیں آئی ہیں۔

بقیہ 16

مصیبت بن گئے اسی طرح پچی پولیس اسٹیشن سے روڑ کو دوبارہ تعمیر کی غرض توڑا گیا جس سے روڑ کا پورا کا پورا حلیہ ہی بگاڑ کر رکھ دیا گیا جس پر سفر کرنا انتہائی مشکل اور تکلیف دہ بن چکا ہے شہریوں کو

15 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے میں ایک گھنٹہ سے زائد کا وقت لگتا ہے لوگوں کی قیمتی گاڑیاں ناکارہ ہورہی ہیں زمیندار طبقہ بھی شدید معاشی مشکلات سے گزر رہا ہے یونین کونسل کلگ میں ایک ہزار سے زائد زرعی ٹیوب ویلز ہیں جن پر ہزاروں خاندانوں کی گزربسر ہے روڑ کی خستہ حالی کی وجہ سے زمیندار طبقہ بری طرح سے متاثر ہے ساتھ میں ایراپ اور کلگ کے ہزاروں مکین بھی مصیبتوں کا سامنا کررہے ہیں ایراپ سڈے سرتا پچی تھانہ روڑ نیشنل پارٹی سے منسوب ہے جبکہ پچی تھانہ سے کلگ لنک روڈ کا کام بی این پی عوامی کی طرف سے شروع کیا گیا مگر بدقسمتی سے دونوں جماعتیں تاحال کلگ اور ایراپ جہاں یہ ہر الیکشن میں ہزاروں ووٹ لیتے آئے ہیں اپنے ووٹرز کو ایک پختہ سڑک بھی نہیں دے سکے ہیں الٹا جو ٹوٹی پھوٹی سڑک موجود تھی اسکا بھی حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا ہے اہلیان کلگ اور ایراپ نے دونوں جماعتوں کی طرف سے روا رکھی گئی سلوک پر حیرت کا اظہار کیا ہے انکا کہنا ہے کہ ایراپ اور کلگ کے مکینوں کا یہی قصور ہے کہ وہ ہر مرتبہ ان جماعتوں کو ووٹ دیتے آئے ہیں مگر انکی طرف سے جو صلہ مل رہا ہے وہ انتہائی افسوسناک ہے روڈ تعمیر نہیں کر سکتے تھے تو یہاں کے ہزاروں شہریوں کو اس کرب ناک صورتحال سے دوچار بھی نہیں کرتے اہلیان کلگ اور ایراپ نے فوری طور پر روڑ کی تعمیر کا مطالبہ کیا اور کہا کہ یہ سڑک ان دو جماعتوں کے بلند وبانگ دعوؤں کی نفی ہے جو ہرگز برداشت نہیں کریں گے روڑ بنانے والا شخص صرف بدعاہی کرتا ہے کیونکہ یہ سڑک جس طرح لوگوں کے لیے باعث تکلیف دہ ہے شاہد نمائندے اس پر کسی عام گاڑی میں ایک دو مرتبہ سفر کرتے تو شاہد انکو عوام کی تکلیف اور مشکلات کا احساس ہوتا

بقیہ 17

ایف آئی آر متن کے مطابق احتجاج میں 400 سے 500 افراد شریک تھے، مظاہرین نے سڑک بلاک کرکے ٹریفک معطل کی، مظاہرین نے پولیس کی وارننگ کے باوجود منتشر ہونے سے انکار کیا، مظاہرین نے میڈیا کی ڈی ایس این جی پر حملہ کیا اور توڑ پھوڑ کی، مظاہرین نے اہلکاروں سے مزاحمت کی، سرکاری گاڑیوں کو بھی نقصان پہنچایا۔ ایف آئی آر کے متن میں کہا گیا ہے کہ مظاہرین نے پتھراؤ کیا جس سے پولیس اہلکار بھی زخمی ہوئے، مقدمہ دہشت گردی اور پبلک آرڈر ایکٹ سمیت دیگر دفعات کے تحت درج، مقدمے میں دہشت گردی کی دفعہ اور اقدام قتل کی دفعہ بھی شامل کی گئی ہیں۔بعدازاں پولیس نے گرفتار سینیٹر مشتاق احمد اور ملزم دانیال کو ڈیوٹی جج رخشندہ شاہین کی عدالت میں پیش کیا۔ عدالت نے سینیٹر مشتاق احمد اور دیگر کو 3 دن کے جسمانی ریمانڈ پر پولیس کے حوالے کردیا۔ پراسیکیوشن نے کہا کہ ملزمان سے گاڑی اور اسلحہ کی برآمدگی کرنی ہے، پراسیکیوشن کی جانب سے 30 دن کے جسمانی ریمانڈ کی استدعا کی گئی تھی، پولیس کی جانب سے ملزمان کے خلاف تھانہ شالیمار میں مقدمہ درج ہے۔

بقیہ 18

سمیت اعلیٰ حکام نے شرکت کی۔ اجلاس میں پاکستان سے پولیو کے خاتمے کے لیے اب تک ہونے والی پیش رفت کا تفصیلی جائزہ لیا اور پولیو کے مکمل خاتمے کی جانب پیش رفت مزید تیز کرنے کے لیے مربوط، موثر اور مقررہ مدت پر مبنی لائحہ عمل پر اتفاق کیا گیا۔اس موقع پر آئندہ کی حکمت عملی، ترجیحات اور ہائی رسک علاقوں میں انسدادِ پولیو سرگرمیوں کو مزید موثر اور تیز بنانے پر بھی تفصیلی غور کیا گیا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم کی فوکل پرسن برائے انسداد پولیو، عائشہ رضا فاروق نے کہا کہ حکومت پاکستان پولیو کے مکمل خاتمے کے لیے پرعزم ہے اور اس قومی مقصد کے حصول کے لیے تمام متعلقہ ادارے بھرپور انداز میں کام کر رہے ہیں۔

بقیہ 19

عبدالغفور رند کے گھر پر مسلح افراد کی جانب سے حملہ اور ان کے فرزند محمود رند کو شہید اور بھائی عابد شدید زخمی ہونے کے افسوسناک واقعے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ یہ اندوہناک واقعہ نہایت قابل افسوس اور امن وامان کے لیے ایک سنگین چیلنج ہے۔ بے گناہ انسانی جان کا ضیاع کسی بھی صورت قابل قبول نہیں۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کو دانستہ خانہ جنگی اور برادرکشی کی جانب لے جایا جارہا ہے اور انارکی کی صورتحال پورے علاقے میں پھیلا دی گئی ہے اس سے کسی تحریک کی آبیاری نہیں ہورہی ہے بلکہ سماج کو آپس میں دست وگریباں کرنے کی منصوبہ بندی کی جارہی ہے۔انہوں نے کہا کہ ریاست بلوچستان میں امن کے قیام میں مکمل ناکام ہوچکا ہے عملا بلوچستان میں کہیں بھی حکومت کی رِیٹ نظر نہیں آرہی ہے۔ ہم اس المناک سانحے پر چیئرمین خیر جان بلوچ، عبدالغفور رند، ان کے اہل خانہ اور تمام سوگواران سے دلی تعزیت اور گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شہید محمود رند کی مغفرت فرمائے، انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے، لواحقین کو صبر جمیل اور حوصلہ عطا فرمائے، اور زخمی عابد کو جلد صحت کاملہ نصیب فرمائے۔

بقیہ 20

قانون کے خلاف ہو۔جسٹس عرفان سعادت خان اور جسٹس عقیل احمد عباسی پر مشتمل دو رکنی بینچ نے مسماۃ شاہین نواز کی اپیل کی اجازت کی درخواست مسترد کرتے ہوئے سندھ ہائی کورٹ کا فیصلہ برقرار رکھا۔ عدالت کے روبرو درخواست گزار نے مؤقف اختیار کیا تھا کہ بچے کے والد بنگلا دیش میں ایک ٹیکسٹائل کمپنی میں منیجر ہیں اور اچھی تنخواہ وصول کرتے ہیں اس لیے نابالغ بچے کا ماہانہ نان ونفقہ 40 ہزار روپے مقرر کیا جائے۔ سپریم کورٹ نے تفصیلی فیصلے میں کہا کہ فیملی کورٹ کے فیصلے میں اپیل کے بعد ڈسٹرکٹ جج نے نابالغ بچے کا نان و نفقہ 30 ہزار روپے ماہانہ مقرر کیا تھا جس میں ہر سال 15 فیصد اضافے کا بھی حکم دیا گیا اور سندھ ہائی کورٹ نے بھی اسی فیصلے کو برقرار رکھا۔ عدالت نے قرار دیا کہ ریکارڈ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اپیلیٹ کورٹ اور ہائی کورٹ نے والد کی آمدنی، مالی وسائل، کفالت کی دیگر ذمہ داریوں اور بچے کی ضروریات کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد نان ونفقہ مقرر کیا، عدالت نے یہ بھی نوٹ کیا کہ والد اپنی پہلی شادی سے ہونے والے دو دیگر بچوں کی کفالت کا بھی ذمہ دار ہے۔ تفصیلی فیصلے میں سپریم کورٹ نے اپنے حالیہ فیصلے محمد عمران باقر بنام مسماۃ زرنین آرزو (PLD 2026 SC 170) کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ باپ پر اپنی اولاد کی کفالت قانونی اور اخلاقی ذمہ داری ہے تاہم نان و نفقہ کی مقدار کا تعین بچے کی حقیقی ضروریات اور والد کی مالی استطاعت کے مطابق کیا جاتا ہے۔ سپریم کورٹ نے قرار دیا کہ درخواست گزار نچلی عدالتوں کے فیصلوں میں کسی قانونی خامی، شواہد کے غلط جائزے یا اختیارات کے ناجائز استعمال کو ثابت نہیں کرسکیں، اس لیے آئین کے آرٹیکل 185(3) کے تحت مداخلت کی کوئی گنجائش موجود نہیں۔ عدالت نے اپیل کی اجازت کی درخواست مسترد کرتے ہوئے سندھ ہائی کورٹ کا فیصلہ برقرار رکھا۔

بقیہ 21

ہے جہاں عام شہریوں کے ساتھ ساتھ ریاستی اداروں سے وابستہ افراد بھی عدم تحفظ کا شکار ہیں ریاست اور حکومت کو حالات کی سنگینی کا ادراک کرتے ہوئے محض اعلانات کے بجائے عملی اقدامات اٹھانا ہوں گے شہداء اگست کی یاد میں چمن میں جلسہ عام اور کوئٹہ میں سیمینار ہوگا جس میں آل پارٹیز کے رہنما شرکت کریں گے انہوں نے یہ

بات کوئٹہ پریس کلب میں پارٹی کے صوبائی و مرکزی رہنماؤں کے ہمراہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہی اس موقع پر مرکزی سینئر نائب صدر داؤد خان ایڈووکیٹ صوبائی جنرل سیکرٹری مابت کاکا مرکزی ایڈیشنل سیکرٹری جنرل عبیداللہ عابد ڈپٹی ایڈیشنل سیکرٹری جاوید کاکڑ مرکزی نائب صدر سردار فرید اللہ دومڑ مرکزی جوائنٹ سیکرٹری انور خان مندوخیل مرکزی سیکرٹری رشید خان ناصر صوبائی ایڈیشنل جنرل سیکرٹری عبدالباری کاکڑ صوبائی ڈپٹی سیکرٹری نقیب افغان ضلعی صدر ثناء اللہ کاکڑ نیشنل لائرز فورم کے صدر کلیم اللہ کاکڑ و دیگر بھی موجود تھے اصغر خان اچکزئی نے بتایا کہ عوامی نیشنل پارٹی کی صوبائی مجلس عاملہ کے اجلاس میں ملک بھر کی سیاسی صورتحال بالخصوص بلوچستان اور پشتونخوا میں بڑھتی ہوئی بدامنی ٹارگٹ کلنگ شہریوں کے تحفظ اور امن و امان کے مسائل پر تفصیلی غور اور اس پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا اے این پی بلوچستان کے صدر نے کہا کہ حالیہ عرصے میں سانحہ زیارت، ہنہ، شعبان، زرغون غر اور شاہرگ سمیت مختلف واقعات نے صوبے کے عوام کو شدید متاثر کیا ہے۔

بقیہ 22

جمعہ خان ولد امیر بخش، غلام حیدر ولد کیھی خان ،مہربان ولد رحمٰن، اظہر علی ولد مہربان زخمی ہوگئے۔ پولیس نے زخمیوں کو فوری طور پر سول ہسپتال سوراب منتقل کردیا جہاں ایک زخمی کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔ پولیس مزید کارروائی کررہی ہے

بقیہ 23

فیصد اور جولائی 2025 میں 4.4 فیصد ریکارڈ کی گئی تھی۔ماہانہ بنیادوں پر جولائی 2026 میں اس میں 1.2 فیصد اضافہ ہوا جب کہ پچھلے مہینے 0.5 فیصد کی کمی ہوئی تھی اور جولائی 2025 میں 3.4 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ جولائی 2026 میں سالانہ بنیادوں پر دیہی علاقوں کی سی پی آئی افلیشن 9.9 فیصد رہا جب کہ پچھلے ماہ اس میں 10.9 فیصد اضافہ ہوا تھا اور جولائی 2025 میں 3.5 فیصد کا اضافہ دیکھا گیا تھا۔ماہانہ بنیاد پر جولائی 2026 میں دیہی علاقوں کی مہنگائی بڑھنے کی شرح میں 1.2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ ماہ اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی تھی۔ جولائی 2025 میں ماہانہ بنیاد پر 2.2 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا تھا۔

بقیہ 24

وتجارت محمد اتا بک کریں گے۔ تجارت کے اسپیشل سیکریٹری سید حمید علی اور دونوں ممالک کے اعلی حکام بھی اجلاس میں شرکت کریں گے۔ایران کے 22 رکنی اعلی سطحی سرکاری وفد کے ساتھ ایران چیمبر آف کامرس، انڈسٹریز، مائنز اینڈ ایگریکلچر (آئی سی سی آئی ایم اے) کی قیادت میں 16 رکنی کاروباری وفد بھی اجلاس میں شریک ہوگا۔ مشترکہ تجارتی کمیٹی دوطرفہ تجارتی اقدامات پر ہونے والی پیش رفت کا جائزہ لے گی اور پاکستان۔ایران آزاد تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) کو آگے بڑھانے، سرحد پار تجارت کو سہولت دینے، کسٹمز اور بینکاری تعاون کو مضبوط بنانے، نقل وحمل اور ٹرانزٹ رابطوں کو بہتر بنانے اور سرمایہ کاری وتجارتی تعاون کو وسعت دینے کے اقدامات پر تبادلہ خیال کرے گی۔

بقیہ 25

نے پاکستان کو کلگام واقعے سے جوڑنے کو بھارتی میڈیا میں رد کردیا۔ ایک انٹرویو میں سابق وزیراعلی نے سوال اٹھایا کہ اگر دہشت گردی ختم ہو چکی ہے تو مزدوروں کو مارنے والے کون ہیں؟ انہوں نے کہا ہے کہ کشمیر کے خصوصی تشخص کے مطالبہ سامنے آتے ہی ایسے مشکوک واقعات کیوں ہوتے ہیں؟ فاروق عبداللہ کا کہنا تھا کہ جنتر منتر پر بھرپور احتجاج کے فوراً بعد کلگام میں مزدوروں پر حملہ گہری سازش ہے۔

بقیہ 26

فوری طور پر رپورٹ پیش کی جائے۔ای۔ کچہری سے خطاب کرتے ہوئے سینیٹر روبینہ خالد نے کہا کہ صدر مملکت آصف علی زرداری اور وزیراعظم پاکستان محمد شہباز شریف کو بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کی کارکردگی، شفاف نظام اور عوامی خدمت پر مکمل اعتماد ہے۔انہوں نے کہا کہ بی آئی ایس پی ملک کے غریب اور مستحق خاندانوں کی فلاح و بہبود کے لیے بلا امتیاز خدمات انجام دے رہاہے اور اس کا مقصد کم آمدن رکھنے والے گھرانوں کی معاشی مشکلات میں کمی لانا اور ان کی آمدن اور اخراجات میں توازن پیدا کرنا ہے۔ سینیٹر روبینہ خالد نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حالیہ دنوں میں بعض عناصر ذاتی اور سیاسی مفادات کے حصول کے لیے بی آئی ایس پی کی ساکھ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کررہے ہیں۔

بقیہ 27

ایشن اور قانونی برادری کے دیگر نمائندے شرکت کریں گے اور جسٹس مسرت ہلالی کی عدالتی، قانونی اور عوامی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا جائے گا۔اس حوالے سے سپریم کورٹ نے فل کورٹ ریفرنس کا باقاعدہ نوٹس بھی جاری کر دیا ہے۔

بقیہ 28

کہ افغانستان سے فارغ التحصیل میڈیکل گریجویٹس پاکستان میں پریکٹس کے اہل نہیں ہوں گے اور ایسے طلبہ پی ایم ڈی سی سے رجسٹریشن حاصل نہیں کرسکیں گے۔ ایڈوائزری میں کہا گیا کہ افغان میڈیکل ادارے ایجوکیشن کمیشن آف فارن میڈیکل گریجویٹس کی تسلیم شدہ فہرست میں شامل نہیں لہذا افغانستان سے فارغ التحصیل طلبہ پاکستانی نیشنل رجسٹریشن امتحان میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ پی ایم ڈی سی کے مطابق افغانستان کے اداروں میں داخلہ لینے سے قبل طلباء ای سی ایف ایم جی کی منظوری لازمی چیک کریں۔

بقیہ 29

بڑھگئیں جبکہ توانائی اور غذائی اشیاء سے ہٹ کر مجموعی مہنگائی 7 فیصد بڑھ کر 8.6 فیصد تک پہنچ گئی ہے۔رپورٹ کے مطابق جولائی 2026 میں مہنگائی شہری علاقوں میں 8.7 اور دیہات میں اور بھی زیادہ 9.9 فیصد رہی۔ نان فوڈ اور نان انرجی کور مہنگائی 7 فیصد اضافے کے ساتھ 8.6 فیصد سالانہ ریکارڈ کی گئی۔جولائی میں 116 فیصد تک اضافے کے ساتھ ٹماٹر کی قیمت نے عوام کے چہرے بھی لال کر دیے۔ آٹا 6.75 فیصد مہنگا ہوا، گندم کی قیمت 7.42 فیصد بڑھی۔ زندہ برائلر چکن 19، پیاز 20 اور سبزیاں 22 فیصد مہنگی ہوئیں۔ انڈے کے نرخ 3. 14 فیصد تک بڑھ گئے۔ رپورٹ کے مطابق بیکری آئٹمز، چاول، گڑ، خشک دودھ، تازہ دودھ بھی مہنگا ہوگیا۔ دوائیں دوفیصد اور رہائشی سہولیات 3.16 فیصد مہنگی ہوئیں جبکہ جولائی میں گھروں کے کرائے 1.48 فیصد بڑھ گئے۔ ہاؤسنگ، پانی، بجلی، گیس اور ایندھن کے اخراجات میں 7.14 فیصد تک اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ ادارہ شماریات کی رپورٹ کے مطابق سالانہ بنیاد پر خوراک 10.64 فیصد تک مہنگی ہوئی جلد خراب ہونے والی اشیائے خورونوش کے نرخ ایک سال میں 5.8 فیصد چڑھ گئے۔ ٹرانسپورٹ 15 فیصد، کپڑے اور جوتے 9.18 فیصد، تعلیم 9 فیصد اور صحت کی سہولیات 7.80 فیصد مہنگی ہوگئی ہیں۔

بقیہ 30

قرضوں میں اضافے کا 80 فیصد سے زائد حصہ بنتا ہے۔ یہ اضافہ پیداواری معاشی سرگرمیوں کے

لیے بڑھتی ہوئی فنانسنگ کی عکاسی کرتا ہے۔انہوں نے کہا کہ نجی شعبے کے کاروباری قرضوں میں اضافے کا تقریباً 89 فیصد حصہ تین اہم پیداواری شعبوں میں مرکوز رہا جن میں مینوفیکچرنگ 56 فیصد، تھوک و ریٹیل تجارت 18 فیصد اور زراعت 15 فیصد شامل ہیں۔صرف مینوفیکچرنگ شعبے نے نئے قرضوں میں 657 ارب روپے حاصل کیے، جو صنعتی سرگرمیوں میں وسیع پیمانے پر توسیع کی نشاندہی کرتا ہے۔ جبکہ تجارت اور زراعت کے شعبوں کو فراہم کی جانے والی مضبوط فنانسنگ معیشت میں پیداوار، کاروباری سرگرمیوں اور سرمایہ کاری میں اضافے کی عکاسی ہے۔انہوں نے کہا کہ نجی شعبے کے قرضے معاشی توسیع کے اہم ترین ابتدائی اشاریوں میں شامل ہیں۔ کاروبار قرضے صرف موجودہ سرگرمیوں کو جاری رکھنے کے لیے نہیں بلکہ سرمایہ کاری، پیداواری صلاحیت میں اضافے، آپریشنز کو جدید بنانے اور مستقبل کی طلب کو پورا کرنے کے لیے حاصل کرتے ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ قرضوں میں اضافے کا حجم ہی نہیں بلکہ اس کی تقسیم بھی اہمیت رکھتی ہے۔ فنانسنگ اب تیزی سے ایسے پیداواری شعبوں کی جانب منتقل ہو رہی ہے جو پیداواری صلاحیت بڑھاتے، مسابقت کو مضبوط کرتے اور پاکستان کو نجی شعبے کی قیادت میں سرمایہ کاری، برآمدات پر مبنی اور پائیدار معاشی ترقی کے ماڈل کی طرف لے جانے میں مددگار ثابت ہوں گے۔

بقیہ 31

کے باعث نشیبی علاقے زیرآب آنے کا اندیشہ ہے، موسلادھار بارشوں کے دوران بالائی خیبر پختونخوا (دیر، سوات، کوہستان، بونیر، بٹگرام، مانسہرہ، شانگلہ، ایبٹ آباد)، مری، گلیات اور کشمیر کے پہاڑی علاقوں میں لینڈ سلائیڈنگ جبکہ کشمیر، مری، گلیات، شمال مشرقی پنجاب، اسلام آباد، خطہ پوٹھوہار، خیبر پختونخوا اور ڈیرہ غازی خان کے پہاڑی ندی نالوں میں موسلادھار بارشوں کے باعث طغیانی کا خدشہ ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق موجودہ صورتحال کے پیش نظر مون سون ہوائیں ملک کے بالائی اور وسطی علاقوں میں مسلسل داخل ہورہی ہیں، مغربی ہواؤں کا سلسلہ بھی ملک کے بالائی علاقوں پر اثرانداز ہے اور آئندہ 24 گھنٹوں تک برقرار رہنے کا امکان ہے۔ منگل کو کشمیر، گلگت بلتستان، خیبر پختونخوا، اسلام آباد، بالائی اور وسطی پنجاب اور شمال مشرقی بلوچستان میں تیز ہواؤں/آندھی اور گرج چمک کے ساتھ بارش اس دوران چند مقامات پر موسلادھار / شدید موسلادھار بارش کا امکان ہے جبکہ ملک کے دیگر جنوبی علاقوں میں موسم گرم اور مرطوب رہنے کی توقع ہے۔ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران پنجاب، بالائی خیبر پختونخوا اور کشمیر میں کہیں کہیں جبکہ میرپور خاص اور بارکھان میں چند مقامات پر تیز ہواؤں اور گرج چمک کے ساتھ بارش جبکہ چند مقامات پر موسلادھار بارش بھی ہوئی۔ ملک کے دیگر علاقوں میں موسم گرم اور مرطوب رہا۔ سب سے زیادہ بارش پنجاب فیصل آباد 77، سیالکوٹ (سٹی 73، ایئرپورٹ 15)، بہاولپور (سٹی 64، ایئرپورٹ 05)، گجرات 54، منڈی بہاؤالدین 49، بہاولنگر 38، راولپنڈی (کچہری 41، گولڑہ 31)، چکلالہ 20، پیرودھائی 14، نیو کٹاریاں 03)، مری 29، لاہور (ایئرپورٹ 24، سٹی 09)، گوجرانوالہ 24، ٹوبہ ٹیک سنگھ 21، اسلام آباد (بوکرا 14، ایئرپورٹ 03)، اوکاڑہ 12، رحیم یارخان 11، چکوال 09، شیخوپورہ 07، منگلا 07، خانپور 06، نارووال 04، لیہ 04، جہلم 01، گوجرانوالہ 01، کشمیر، مظفرآباد (سٹی 27، ایئرپورٹ 22)، گڑھی دوپٹہ 07، خیبر پختونخوا: میرکھانی 15، دروش 09، پاراچنار 09، کاکول 07، بالاکوٹ 05، دیر 02، کالام 02، سیدو شریف 02، بلوچستان: بارکھان 08، سندھ: میرپورخاص میں 02 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی۔ پیر کو ریکارڈ کئے گئے زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت: دالبندین 45، نوکنڈی اور سبی میں 44 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا۔

بقیہ 32

مذاکرات سے متعلق دعوے کو مسترد کر دیا ہے۔ دوسری جانب امریکی موقف ہے کہ جون میں ہونے والے مجوزہ معاہدے میں آبنائے ہرمز کو کھلا رکھنے پر اتفاق کیا گیا تھا، تاہم ایران اس دعوے کو تسلیم نہیں کرتا۔ رائٹرز کے مطابق ایران میں عوامی سطح پر امریکا پر عدم اعتماد پایا جاتا ہے اور مستقبل میں کسی بھی ممکنہ معاہدے کے لیے ایرانی عوام اپنے حقوق اور مفادات کی واضح ضمانت کا مطالبہ کررہے ہیں۔

بقیہ 33

جس کے لیے گزشتہ سولہ برس سے پرامن جدوجہد جاری ہے، ہزارہ کے عوام نے اس تحریک کے لیے قربانیاں دی ہیں اور اب وقت آگیا ہے کہ حکومت اس مطالبے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے پارلیمانی اور آئینی عمل کو آگے بڑھائے۔ نیشنل پریس کلب اسلام آباد میں سینیٹر طلحہ محمود، مرتضیٰ جاوید عباسی، ایم این اے بابر نواز خان، سیدہ سونیا شاہ اور دیگر رہنماؤں کے ہمراہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سردار محمد یوسف نے کہا کہ خیبر پختونخوا اسمبلی تین مرتبہ صوبہ ہزارہ کے حق میں قرارداد منظور کرچکی ہے جبکہ قومی اسمبلی اور سینیٹ میں بھی اس حوالے سے بل پیش کیے جاچکے ہیں۔

بقیہ 34

اعلانات کرتے رہیں، پری پول دھاندلی میں ہی آتے ہیں، اس مینڈیٹ کے ساتھ آزاد کشمیر میں حکومت بنا بھی لیں تو آپ عوام کی خدمت نہیں کر پائیں گے۔انہوں نے کہا کہ ہمارے کارکن کو شہید کیا گیا پھر کہا گیا کہ دھکا لگنے یا دل کا دورہ پڑنے سے انتقال ہوا، جن حلقوں میں پیپلز پارٹی کا مضبوط ووٹ تھا وہاں پولنگ کا عملہ آنے میں تاخیر کیوں ہوئی؟ شرمیلا فاروقی نے کہا کہ آزاد کشمیر کے الیکشن کا لاہور یا کراچی سے کوئی تعلق نہیں، وہاں کے اپنے مسائل ہیں، جو محبت آزاد کشمیر کے عوام کی پیپلز پارٹی کے ساتھ ہے کسی جماعت کے ساتھ نہیں۔

بقیہ 35

250 ہوگئی لیکن ڈینگی سے کوئی موت رپورٹ نہیں ہوئی۔ محکمہ صحت کے مطابق پشاور ڈینگی سے سب سے زیادہ متاثر ہوا جہاں رواں سال ڈینگی کے 134 کیسز کی تصدیق ہوئی۔ محکمہ صحت نے بتایا ہے کہ صوبے کے اضلاع میں گھروں، پانی کے کنٹینرز اور دیگر مقامات کا معائنہ کیا گیا اور 1 ہزار 488 مقامات پر پانی میں پایا گیا ڈینگی کا لاروا تلف کردیا گیا۔

بقیہ 36

ادا کرتا ہوں، انہوں نے جمہوری حق کا استعمال کرتے ہوئے استحکام، ترقی اور خوشحالی کے حق میں فیصلہ دیا۔ پیر کو سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ یہ کامیابی عوام کے اس اعتماد کا مظہر ہے جو انہوں نے قائد محمد نواز شریف کی قیادت، مسلم لیگ (ن) کی عوامی خدمت اور ترقی کے وژن پر کیا، کشمیری عوام نے اپنے جمہوری حق کا استعمال کرتے ہوئے استحکام، ترقی اور خوشحالی کے حق میں فیصلہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ میں مسلم لیگ (ن) کے تمام منتخب امیدواروں، کارکنان اور تنظیمی عہدیداران کو اس شاندار کامیابی

پر مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے بھرپور محنت، نظم وضبط اور عوامی رابطے کے ذریعے اس کامیابی کو ممکن بنایا۔ ڈاکٹر طارق فضل چوہدری نے کہا کہ انشا اللہ مسلم لیگ (ن) آزاد کشمیر کے عوام کے اعتماد پر پورا اترتے ہوئے خدمت، شفاف طرزِ حکمرانی اور ترقیاتی عمل کو مزید مضبوط بنانے کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لائے گی۔ انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آزاد کشمیر کو امن، استحکام اور خوشحالی عطا فرمائے۔

بقیہ 37

امکان کا جائزہ لینے کے لیے ایک تکنیکی کمیٹی قائم کر دی ہے۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق تکنیکی کمیٹی میں پرائیویٹائزیشن کمیشن کے پاور ایڈوائزر ساجد اکرم کو چیئرمین مقرر کیا گیا ہے جبکہ کمیٹی کے ارکان میں پاور ڈویژن کے جوائنٹ سیکرٹری نجکاری غلام رسول، نیپرا کے ایڈیشنل ڈائریکٹر ٹیرف عمران حفیظ اور پی پی ایم سی کے مینجنگ ڈائریکٹر عابد لودھی شامل ہیں۔ ذرائع کے مطابق دونوں کمپنیوں کی کارکردگی پنجاب کی دیگر ڈسکوز کے مقابلے میں نسبتاً کمزور رہی ہے۔

بقیہ 38

کل اسلام آباد میں ہوگا، وفاقی وزیر تجارت اور ایرانی وزیر صنعت و تجارت اجلاس کی مشترکہ صدارت کریں گے۔ وزارت تجارت کے اعلامیہ کے مطابق ایران کا 22 رکنی اعلیٰ سطح کا سرکاری وفد پاکستان پہنچ رہا ہے، ایران چیمبر آف کامرس کا 16 رکنی کاروباری وفد بھی اجلاس میں شرکت کرے گا۔ اعلامیہ کے مطابق پاک ایران دوطرفہ اقتصادی تعلقات کو نئی جہت دینے میں اہم پیش رفت ثابت ہونے کی توقع ہے، پاک ایران آزاد تجارتی معاہدے پر پیش رفت اور دوطرفہ تجارت کے فروغ پر غور ہوگا۔ پاک ایران تجارت، سرمایہ کاری اور کسٹمز میں روابط، بینکاری تعاون اور سرحدی تجارتی روابط کے فروغ پر بھی تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ وزارت تجارت کے اعلامیے کے مطابق نجی شعبے کے روابط اور کاروباری تعاون کو مزید وسعت دینے پر بھی گفتگو ہوگی جبکہ اقتصادی تعاون اور علاقائی رابطہ کاری کو مزید مضبوط بنانے کے اقدامات بھی زیرغور آئیں گے۔

بقیہ 39

جاری اعلامیے کے مطابق بلوچستان کے تمام سرکاری اور نجی سکول اب پیر سے ہفتہ تک کھلے رہیں گے۔ اعلامیے میں کہا گیا ہے کہ تعلیمی اداروں کے ورکنگ ڈیز سے متعلق سابقہ تمام احکامات منسوخ کردیے گئے ہیں جبکہ 6 روزہ ورکنگ ویک آئندہ احکامات تک نافذ العمل رہے گا۔ اعلامئے کے مطابق سرکاری اور نجی سکولوں کے ساتھ محکمہ تعلیم کے تمام منسلک دفاتر بھی نئے شیڈول کے تحت کام کریں گے۔ حکومت بلوچستان نے کہا ہے کہ یہ فیصلہ مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بعد نافذ کیا گیا ہے۔

بقیہ 40

انہیں جون 2026 میں ختم ہونے والے مالی سال 26-2025 کیلئے اپنے اکاؤنٹس کے مربوط گوشوارے الیکشن کمیشن میں 29 اگست 2026 تک یا اس سے پہلے جمع کروانے ہوں گے۔ الیکشن کمیشن کے ترجمان نے اپنے جاری بیان میں کہا کہ الیکشن ایکٹ 2017 کی دفعہ 210 کا متن ہے کہ کوئی سیاسی جماعت مالی سال کے اختتام کے ساٹھ دن کے اندر کمیشن کو اپنے گوشوارے فارم۔ڈی پر چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کے ذریعے فنڈنگ کے ذرائع، اثاثے اور واجبات کی تفصیل پیش کرے گا۔ ترجمان نے کہا کہ الیکشن کمیشن کو پیش کی جانے والی تفصیلات سیاسی جماعت کی آڈٹ رپورٹ جو چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کی طرف سے جاری کی گئی ہو اور پارٹی سربراہ کی جانب سے مجاز عہدیدار سے دستخط شدہ ہو، جس میں اس بات کی تصدیق کی گئی ہو کہ الیکشن ایکٹ 2017 کے تحت ممنوعہ ذرائع سے پارٹی کو کوئی فنڈ نہیں ملا، گوشواروں میں پارٹی کی مالی حالت کے بابت درست معلومات موجود ہے۔

بقیہ 41

ڈائریکٹر فائر سروسز، عبدالحق خان اچکزئی نے بتایا کہ پیر کو کوئٹہ کے علاقے سریاب روڈ پر واقع نجی ہاؤسنگ اسکیم میں ایک رہائشی مکان میں گیس سلنڈر سے آگ بھڑک اٹھی فائر بریگیڈ کے عملے نے موقع پر پہنچ کر آگ پر قابو پا کر مزید پھیلنے سے روک دیا۔

بقیہ 42

کے 3 افراد شہید جبکہ 3 زخمی ہوئے۔ وسطی غزہ کے دیرالبلح میں 5 افراد شہید ہوئے جن میں ایک خاتون بھی شامل ہے، جبالیہ کیمپ، المواصی اور الزبل میں بھی اسرائیلی حملوں میں متعدد فلسطینی شہید اور زخمی ہوئے۔ فلسطینی حکام کے مطابق حالیہ ہفتوں کی سب سے زیادہ شہادتیں ریکارڈ کی گئی ہیں۔ اس سے ایک روز قبل الاقصیٰ شہداء ہسپتال سے منسلک ادویات اور سپلائی کے گوداموں کو بھی نشانہ بنایا گیا تھا جس سے طبی سہولتوں کو شدید نقصان پہنچا۔ دوسری جانب اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو کے دفتر کے ترجمان نے کہا کہ اسرائیل اس وقت تک غزہ سے فوج واپس نہیں بلائے گا جب تک حماس مکمل طور پر ہتھیار نہ ڈال دے۔

بقیہ 43

صرف ہنگامی اور عارضی امدادی کارروائیاں اس مسئلے کا حل نہیں ہیں۔ شہری منصوبہ بندی، نکاسی آب کے مؤثر نظام، غیرقانونی تعمیرات کی روک تھام، بروقت وارننگ سسٹم اور مقامی سطح پر ڈیزاسٹر مینجمنٹ کی صلاحیت میں اضافہ ناگزیر ہو چکا ہے۔انہوں نے کہا کہ وفاقی اور صوبائی حکومتیں اگر موسمیاتی خطرات کے پیش نظر طویل المدتی حکمت عملی اختیار نہ کرسکیں تو آئندہ برسوں میں جانی ومالی نقصانات میں مزید اضافہ ہوسکتا ہے۔ چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے دفاعی پیداوار نے کہا کہ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی اور صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹیز کے قیام کا مقصد ہنگامی حالات سے نمٹنے کے لیے جدید ٹیکنالوجی، جدید مشینری اور تربیت یافتہ افرادی قوت کی فراہمی تھا، تاہم ہر بڑے بحران کے دوران ان اداروں کی محدود استعداد اور کمزور تیاری نمایاں ہو جاتی ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ ہر سال سیلاب کی تباہ کاریوں کے باعث پاکستان کو اربوں ڈالر کا نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے، جس کے باعث قومی معیشت شدید متاثر ہوتی ہے، جبکہ لاکھوں ایکڑ زرعی اراضی زیر آب آنے سے زرعی شعبے کو بھی بھاری نقصان پہنچتا ہے۔ سینیٹر محمد عبدالقادر نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ سیلاب اور بارشوں سے جاں بحق افراد کے لواحقین اور زخمیوں کو بلا تاخیر امدادی رقوم فراہم کی جائیں اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ اداروں کو جدید ٹیکنالوجی، مشینری اور موثر تربیت سے لیس کیا جائے تاکہ مستقبل میں ایسے سانحات سے نقصانات کو کم کیا جاسکے۔

بقیہ 44

اور ترقی کے عزم کو ازسرِنو بیدار کرنا ہے۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ پاکستان کی فکری بنیادیں شاعرِ مشرق، حکیم الامت علامہ محمد اقبال اور بانیٔ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کے افکار سے استوار ہیں۔ علامہ اقبال نے قوم کو خودی، خوداعتمادی، علم، کردار اور عمل کا درس دیا جبکہ قائداعظم نے اسی فکر کو عملی

تعبیر دے کر ایک آزاد، خودمختار، جدید اور ترقی پسند ریاست کی بنیاد رکھی۔ انہوں نے کہا کہ سال 2026 قائداعظم کی ڈیڑھ سوویں سالگرہ کا سال ہے، جو ہمیں اپنے بانیانِ وطن کے خوابوں کی تکمیل کے عہد کی تجدید کا موقع فراہم کرتا ہے۔

بقیہ 45

مسلم لیگ (ن) کو برتری حاصل ہوئی، مسلم لیگ (ن) سادہ اکثریت حاصل کرنے میں کامیاب ہو چکی ہے، اللہ تعالیٰ نے آزاد جموں وکشمیر میں مسلم لیگ (ن) کو جو کامیابی عطا کی ہے، یہ ہمارے سیاسی مخالفین کو ہضم نہیں ہورہی۔ انہوں نے کہا کہ انتخابی عمل میں عوام نے بھرپور انداز میں حصہ لیا، سیاسی جماعتوں نے نہ صرف جلسے جلوس منعقد کیے بلکہ آزاد جموں وکشمیر اور مہاجرین کی نشستوں پر بھی بھرپور سیاسی سرگرمیاں جاری رہیں۔ انہوں نے کہا کہ عوام نے انتخابی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور جلسوں، جلوسوں، کارنر میٹنگز سمیت مختلف سیاسی سرگرمیوں میں فعال کردار ادا کرتے ہوئے انتخابی عمل کو کامیاب بنانے میں اپنا موثر کردار ادا کیا۔

بقیہ 46

وہ پورے کریں گے، آزاد کشمیر کی آنے والی حکومت تمام عوامی مسائل کا حل یقینی بنائے گی، 10 تاریخ کو انتخابات کے تیسرے مرحلے کے فوری بعد پارلیمانی کمیٹی کا اجلاس بلایا جائے گا۔ پیر کو پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے رانا ثناء اللہ نے کہا کہ دوسرے مرحلے میں آزاد کشمیر اور مہاجرین کے 20 حلقوں میں انتخابی عمل مکمل ہوا، دوسرے مرحلے میں مسلم لیگ (ن) نے 23 نشستوں پر کامیابی حاصل کرلی، مسلم لیگ (ن) نے آزاد کشمیر میں سادہ اکثریت حاصل کرلی ہے۔

بقیہ 47

اپنی زندگی عوامی خدمت، جمہوری اقدار کے فروغ اور عوامی مسائل کے حل کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ سپیکر سردار ایاز صادق نے کہا کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ جانا ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ انہوں نے کہا کہ دکھ کی اس گھڑی میں وہ ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی ملک ظہیر اقبال چنڑ اور ان کے خاندان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اس موقع پر سپیکر قومی اسمبلی سردار ایاز صادق نے مرحوم کے ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم ملک محمد اقبال چنڑ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور لواحقین کو اس ناقابل تلافی نقصان کو برداشت کرنے کے لیے صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

بقیہ 48

ختم، صنعت وتجارت زوال پذیر اور ہزاروں چھوٹے بڑے تاجر دیوالیہ ہونے کے دہانے پر پہنچ چکے ہیں، جبکہ ٹرانسپورٹرز کو روزانہ کروڑوں روپے کے مالی نقصانات برداشت کرنا پڑ رہے ہیں۔ اجلاس نے اس امر پر بھی شدید تشویش کا اظہار کیا کہ قومی شاہراہوں پر امن و امان کی بدترین صورتحال کے باعث تاجروں اور ٹرانسپورٹرز کو ناقابل تلافی مالی نقصانات کا سامنا ہے۔ مال بردار گاڑیوں اور مسافر کوچز کو نذرِ آتش کیے جانے کے پے در پے واقعات کے نتیجے میں اربوں روپے مالیت کی گاڑیاں، تجارتی سامان اور قومی سرمایہ تباہ ہوچکا ہے۔

بقیہ 49

آگاہ کیا سیکریٹری مواصلات وتعمیرات بابر خان نے منصوبے کے مختلف حصوں کا معائنہ کرتے ہوئے تعمیراتی معیار کام کی رفتار اور دستیاب وسائل کا جائزہ لیا انہوں نے متعلقہ افسران کو ہدایت کی کہ منصوبے کی تکمیل میں کسی قسم کی غفلت یا تاخیر ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی اور تمام کام مقررہ شیڈول کے مطابق بروقت مکمل کیے جائیں انہوں نے کہا کہ بلوچستان ہائی کورٹ کی عمارت کا توسیعی منصوبہ نہایت اہمیت کا حامل ہے جس کی تکمیل سے عدالت عالیہ میں آنے والے سائلین وکلا اور عدالتی عملے کو جدید اور بہتر سہولیات میسر آئیں گی انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ منصوبے کی بروقت تکمیل حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے اس لیے تمام متعلقہ ادارے باہمی تعاون اور مؤثر رابطے کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں انجام دیں سیکریٹری مواصلات وتعمیرات نے سخت ہدایات جاری کرتے ہوئے کہا کہ منصوبے پر کام کی رفتار مزید تیز کی جائے اور تعمیراتی سرگرمیوں میں کسی بھی قسم کا وقفہ نہ آنے دیا جائے انہوں نے ہدایت کی کہ منصوبے پر چوبیس گھنٹے بنیادوں پر کام جاری رکھا جائے تاکہ مقررہ مدت کے اندر تمام اہداف حاصل کیے جاسکیں انہوں نے مزید کہا کہ منصوبے کی تکمیل کے لیے دستیاب وقت انتہائی محدود ہے لہذا تمام انجینئرز افسران اور عملہ اپنی مکمل صلاحیتوں سے بڑھ کر کام کرے ان کا کہنا تھا کہ عوامی مفاد کے اس اہم منصوبے پر کسی بھی قسم کی سستی غفلت یا کوتاہی ناقابل قبول ہوگی جبکہ تعمیراتی معیار پر کسی قسم کا سمجھوتہ بھی نہیں کیا جائے گا انہوں نے متعلقہ حکام کو ہدایت کی کہ کام کی رفتار اور معیار کی مسلسل نگرانی کو یقینی بنایا جائے تاکہ منصوبہ بروقت اور اعلیٰ معیار کے مطابق مکمل ہوسکے۔

بقیہ 50

اسمبلی کا اجلاس 05 اگست کی سہ پہر 3 بجے طلب کرلیا۔ بلوچستان صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ کے اعلامیہ کے مطابق گورنر بلوچستان نے آئین کے آرٹیکل 119 اے کے تحت بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس 05 اگست بروز بدھ سہ پہر 3 بجے طلب کیا ہے۔ اسمبلی اجلاس کے دوران تمام محکموں کے آفیسران واہلکاران، پرنٹ والیکٹرانک میڈیا کے نمائندوں اور وزیٹرز کا اسمبلی سیکرٹریٹ میں داخلہ بذریعہ کارڈ ہوگا۔ تمام سرکاری وغیر سرکاری مسلح سیکورٹی گارڈز کا اسمبلی اجلاس کے دوران اسمبلی سیکرٹریٹ میں داخلہ ممنوع ہوگا۔

بقیہ 51

یونٹ ترک اڈہ ہزار گنجی، کلی شاہ عالم یونٹ، ترین شہر نواں کلی، الجدید یونٹ پشتون آباد اور نیچر کالونی نواں کلی یونٹ کے ذمہ داران وکارکنان سے ملاقاتیں کیں، تنظیمی کارکردگی کا جائزہ لیا، مختلف ریکارڈ چیک کیے، کارکنوں کے مسائل سنے اور ضروری ہدایات جاری کیں۔ اس موقع پر جمعیت علماء اسلام ضلع کوئٹہ کے امیر مولانا عبدالرحمٰن رفیقی اور ضلعی جنرل سیکرٹری حاجی عین اللہ شمس نے کہا کہ ایک بار پھر نئے تجربات کے تحت ملک کے نظام کو بند کمروں کے فیصلوں کے ذریعے تخت؟ مشق بنانے کی کوشش کی جارہی ہے، جس سے ملک کا وجود خطرے میں پڑ سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے تمام مسائل کا واحد حل دھاندلی اور ہر قسم کی مداخلت سے پاک، شفاف اور آزادانہ انتخابات کا انعقاد ہے۔ جمعیت علماء اسلام ایک نظریاتی، عوامی اور آئینی جدوجہد پر یقین رکھنے والی جماعت ہے، جس کی مضبوطی فعال اور منظم یونٹوں سے وابستہ ہے۔ انہوں نے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ تنظیمی نظم و ضبط، باہمی اتحاد، عوامی خدمت اور دعوتی سرگرمیوں کو مزید مؤثر بنائیں، عوام کے مسائل کے حل کے لیے میدان میں متحرک رہیں اور جماعت کے پیغام کو ہر گھر تک پہنچانے کے لیے اپنی ذمہ داریاں بھرپور انداز میں ادا کریں۔

گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل سے پاکستان مسلم لیگ ن کے مرکزی رہنما، میر عطاء اللہ محمد زئی کی قیادت میں وفد ملاقات کر رہا ہے

ملک کی موجودہ معاشی صورتحال اور عوامی مشکلات کا حل صرف جماعت اسلامی کے پاس ہے، آنسہ اشفاق

پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں یومیہ ردوبدل اور اضافے سے عوام کے لئے سفری اخراجات مشکل ہو رہے ہیں، نائب ناظمہ جماعت اسلامی

سرگودھا (این این آئی) جماعت اسلامی شمالی پنجاب کی نائب ناظمہ آنسہ اشفاق نے کہا کہ ملک کی موجودہ معاشی صورتحال اور عوامی مشکلات کا حل صرف جماعت اسلامی کے پاس ہے جس کے لئے ہر شہری جماعت اسلامی کے پلیٹ فارم پر متحد ہونا ہوگا۔ زرائع کے مطابق جماعت اسلامی شمالی پنجاب ناظمہ آنسہ اشفاق نے سرگودھا مرکز آمد پر بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ملک اس وقت معاشی بحران، مہنگائی اور عوامی مشکلات کا شکار ہے اور وفاقی بجٹ کی آمد سے قبل ہی عوام سخت معاشی دباؤ کا شکار رہے۔

پاک ایران آزاد تجارتی معاہدے اور دوطرفہ تجارت کے فروغ میں پیش رفت متوقع ہے، وزارت تجارت

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان اور ایران کے درمیان آزاد تجارتی معاہدے اور دوطرفہ تجارت کے فروغ میں پیش رفت متوقع ہے۔ اسلام آباد سے وزارت تجارت کے اعلامیہ کے مطابق پاکستان اور ایران کے درمیان 10 ویں مشترکہ تجارتی کمیٹی کا اجلاس (بقیہ 38 صفحہ 3 پر)

محسن نقوی طاقتور ترین وزیر، کئی معاملات میں وزیراعظم کو بھی جوابدہ نہیں، خواجہ آصف

محسن نقوی وزیر داخلہ ہوتے ہوئے بھی سسٹم کا حصہ نہیں، کابینہ اجلاس میں صرف دو تین بار دیکھا، ہمیں گھر چلے جانا چاہیے، انٹرویو

کراچی (این این آئی) وزیر دفاع خواجہ آصف نے کہا ہے کہ محسن نقوی اس حکومت کے طاقتور ترین وزیر ہیں جو کئی معاملات میں وزیراعظم کو بھی جوابدہ نہیں ہیں۔ نجی ٹی وی پر گفتگو کرتے ہوئے وفاقی وزیر خواجہ آصف نے کہا کہ محسن نقوی وزیر داخلہ ہوتے ہوئے بھی سسٹم کا حصہ نہیں ہیں، کابینہ اجلاس میں صرف دو تین بار دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ محسن نقوی پارلیمنٹ بھی صرف سات یا آٹھ بار آئے ہوں گے، اب اگر محسن نقوی شکایت کر رہے ہیں تو پھر ہمیں گھر چلے جانا چاہیے۔ واضح رہے کہ وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے اپنے حالیہ بیان میں کہا تھا کہ موجودہ نظام اس حد تک کمزور ہو چکا ہے کہ اگر یہی صورتحال برقرار رہی تو آئندہ 10 سال بعد بھی ملک انہی مسائل میں گھرا رہے گا۔

افغانستان سے فارغ التحصیل میڈیکل گریجویٹس پاکستان میں پریکٹس کے اہل نہیں ہونگے: پی ایم ڈی سی

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل (پی ایم ڈی سی) نے افغانستان میں زیر تعلیم پاکستانی طلبہ کے لیے ایڈوائزری جاری کر دی۔ پی ایم ڈی سی کی جانب سے جاری ایڈوائزری میں کہا گیا (بقیہ 28 صفحہ 3 پر)

جولائی میں اشیائے خورونوش کے دام آسمان پر، ٹماٹر، آٹا، چکن اور انڈے مہنگے ہوگئے

مالی سال کے پہلے ماہ کے دوران ماہانہ بنیاد پر 1.2 فیصد، سالانہ بنیادوں پر 5.1 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا

اسلام آباد (این این آئی) رواں مالی سال 2026-27ء کے پہلے ماہ (جولائی 2026ء) کے دوران ملک میں مہنگائی میں ماہانہ بنیاد پر 1.2 فیصد جبکہ سالانہ بنیادوں پر 5.1 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے، ٹماٹر کی قیمت میں 116 فیصد تک اضافہ ہوگیا۔ وفاقی ادارہ شماریات کی تازہ رپورٹ کے مطابق انڈے، برائلر چکن اور سبزیوں کے دام بھی 14 سے 22 فیصد تک چڑھ گئے، چائے کی چسکیاں بھی شائقین کو ساڑھے 3 فیصد سے زائد مہنگی (بقیہ 29 صفحہ 3 پر)

صوبائی وزراء شعیب نوشیروانی میر ظہور بلیدی سیکرٹری اطلاعات عمران خان ڈائریکٹر تعلقات عامہ بلوچستان سید شاہوانی ملاقات کر رہے ہیں

آزاد کشمیر انتخابات دوسرا مرحلہ، خاتون سمیت 7 نئے چہرے اسمبلی میں پہنچ گئے

مظفرآباد ڈویژن سے 2، مہاجرین کی نشستوں سے 5 نئے امیدوار پہلی بار قانون ساز اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے

اسلام آباد (این این آئی) آزاد کشمیر انتخابات کے دوسرے مرحلے میں خاتون سمیت 7 نئے چہرے قانون ساز اسمبلی پہنچ گئے۔ مظفرآباد ڈویژن سے 2 جبکہ مہاجرین کی نشستوں سے 5 نئے امیدوار پہلی بار قانون ساز اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ ایل اے 29 مظفرآباد سٹی سے پیپلز پارٹی کے سردار مختیار احمد پہلی بار قانون ساز اسمبلی پہنچ گئے، سردار مختیار احمد نے سابق وزیر حکومت بیرسٹر افتخار گیلانی کو شکست دے کر کامیابی حاصل کی۔

کوئٹہ میں ایک گھر میں آگ بھڑک اٹھی

کوئٹہ (این این آئی) کوئٹہ میں ایک گھر میں آگ بھڑک اٹھی۔ (بقیہ 41 صفحہ 3 پر)

روئی کی قیمتوں میں تیزی، فی من 500 روپے اضافہ

پنجاب میں روئی کی قیمت 19 ہزار 300 روپے فی من جبکہ سندھ میں 18 ہزار 400 روپے فی من تک پہنچ گئی

کراچی (این این آئی) ملک میں روئی کی قیمتوں میں تیزی کا رجحان برقرار ہے، روئی کی قیمت میں 500 روپے فی من اضافہ ہوا ہے۔ چیئرمین ایکسچینج کنزفورم (ای جی ایف) احسان الحق کے مطابق پنجاب میں روئی کی قیمت 19 ہزار 300 روپے فی من جبکہ سندھ میں 18 ہزار 400 روپے فی من تک پہنچ گئی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ روئی کی قیمتوں میں مزید اتار چڑھاؤ کا امکان بھی موجود ہے۔

بلوچستان کے عوام نے موجودہ حکمرانی کو مسترد کر دیا ہے، مولانا واسع

حکومت کی غیر سنجیدہ، ناکام اور عوام دشمن پالیسیوں نے بلوچستان کی معیشت کو مفلوج کر دیا ہے، سینیٹر مولانا عبدالواسع

کوئٹہ (این این آئی) جمعیت علماء اسلام بلوچستان کی صوبائی مجلس عاملہ کا اہم اجلاس صوبائی سیکرٹریٹ، جناح ٹاؤن، کوئٹہ میں صوبائی امیر سینیٹر مولانا عبدالواسع کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں بلوچستان کی مجموعی سیاسی، امن و امان، معاشی، تنظیمی اور عوامی صورتحال کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں صوبے میں روز بروز ابتر ہوتی امن و امان کی صورتحال، تاجروں، صنعت کاروں، ٹرانسپورٹرز، کاشتکاروں اور سرحدی تجارت سے وابستہ لاکھوں خاندانوں کو درپیش سنگین معاشی بحران پر شدید تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس نے قرار دیا کہ حکومت کی غیر سنجیدہ، ناکام اور عوام دشمن پالیسیوں نے بلوچستان کی معیشت کو مفلوج کر دیا ہے۔ بازار ویران، کاروباری سرگرمیاں جمود کا شکار، سرمایہ کاری (بقیہ 48 صفحہ 3 پر)

وزارت تجارت 4 اگست کو 10 ویں پاکستان-ایران مشترکہ تجارتی کمیٹی کے اجلاس کی میزبانی کریگی

اسلام آباد (این این آئی) وزارت تجارت 4 اگست 2026 کو اسلام آباد میں 10 ویں پاکستان-ایران مشترکہ تجارتی کمیٹی (جے ٹی سی) کے اجلاس کی میزبانی کرے گی۔ ترجمان وزارت تجارت کے مطابق اجلاس کی مشترکہ صدارت وفاقی وزیر تجارت جام کمال خان اور ایران کے وزیر صنعت، کان کنی (بقیہ 24 صفحہ 3 پر)

مودی حکومت کشمیر میں ہونیوالی دہشتگردی کی ذمے دار ہے، فاروق عبداللہ

جنتر منتر پر بھرپور احتجاج کے فورا بعد کلگام میں مزدوروں پر حملہ گہری سازش ہے، انٹرویو

سری نگر (این این آئی) مقبوضہ کشمیر کے سابق وزیر اعلی فاروق عبداللہ نے کہا ہے کہ مودی حکومت کشمیر میں ہونے والی دہشت گردی کی ذمے دار ہے۔ فاروق عبداللہ (بقیہ 25 صفحہ 3 پر)

مالی سال 2025-26 میں نجی شعبے کے قرضے 11.38 کھرب روپے تک پہنچ گئے

نجی شعبے کے قرضوں میں 1.46 کھرب روپے اضافہ، چار سال کی بلند ترین سالانہ نمو ریکارڈ

لاہور (این این آئی) مالی سال 2025-26 کے دوران نجی شعبے کو دیئے جانے والے قرضوں میں 1.46 کھرب روپے 14.8 فیصد کا اضافہ ہوا جس کے بعد نجی شعبے کا قرضہ بڑھ کر 11.38 کھرب روپے تک پہنچ گیا۔ یہ گزشتہ چار سال کے دوران ہونے والا سب سے بڑا سالانہ اضافہ ہے۔ وزیر خزانہ کے مشیر خرم شہزاد نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ پر بتایا کہ کاروباری قرضوں میں 1.18 کھرب روپے 14 فیصد کا اضافہ ہوا جو نجی شعبے کے مجموعی (بقیہ 30 صفحہ 3 پر)

جسٹس مسرت ہلالی کی ریٹائرمنٹ پر 7 اگست کو فل کورٹ ریفرنس منعقد ہوگا

جسٹس مسرت ہلالی کی عدالتی، قانونی اور عوامی خدمات پر انہیں خراجِ تحسین پیش کیا جائے گا

اسلام آباد (این این آئی) سپریم کورٹ کی معزز جج جسٹس مسرت ہلالی کی ریٹائرمنٹ کے موقع پر ان کی عدالتی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرنے کیلئے فل کورٹ ریفرنس منعقد کیا جائے گا۔ سپریم کورٹ کی جانب سے جاری نوٹس کے مطابق فل کورٹ ریفرنس 7 اگست کو صبح ساڑھے 10 بجے سپریم کورٹ کے کورٹ روم نمبر 1 میں منعقد ہوگا۔ فل کورٹ ریفرنس میں چیف جسٹس، سپریم کورٹ کے ججز، اٹارنی جنرل، پاکستان بار کونسل، سپریم کورٹ بار ایسوسی (بقیہ 27 صفحہ 3 پر)

چیئرپرسن بینظیر انکم سپورٹ پروگرام سینیٹر روبینہ خالد کی بی آئی ایس پی ہیڈکوارٹرز میں لائیو ای کچہری

ای۔کچہری کے دوران ملک بھر سے 37 کالرز نے ٹیلی فون کے ذریعے اپنے مسائل اور شکایات سے آگاہ کیا

اسلام آباد (این این آئی) چیئرپرسن بینظیر انکم سپورٹ پروگرام سینیٹر روبینہ خالد نے پیر کے روز بی آئی ایس پی ہیڈکوارٹرز میں لائیو ای کچہری کا انعقاد کیا۔ بی آئی ایس پی سے جاری بیان کے مطابق ای۔کچہری کے دوران ملک بھر سے 37 کالرز نے ٹیلی فون کے ذریعے اپنے مسائل اور شکایات سے آگاہ کیا۔ چیئرپرسن سینیٹر روبینہ خالد نے متعلقہ افسران کو سختی سے ہدایت کی کہ ای کچہری کے دوران موصول ہونے والی تمام شکایات کو ترجیحی بنیادوں پر حل کر کے (بقیہ 26 صفحہ 3 پر)

غزہ پر اسرائیلی حملوں کا مقصد جنگ بندی معاہدہ ناکام بنانا ہے: حماس

ثالثین اسرائیل پر دباؤ ڈالنے کے لیے فوری اقدامات کریں تاکہ اس کے جرائم کو روکا جا سکے، بیان

غزہ (این این آئی) حماس نے کہا ہے کہ غزہ پر اسرائیلی حملوں کا مقصد جنگ بندی معاہدے کو ناکام بنانا ہے۔ حماس کے مطابق غزہ میں اسرائیل کی جانب سے حملوں میں جان بوجھ کر اضافہ کرنے کا مقصد ثالثوں کے ساتھ طے پانے والی مفاہمتوں میں رکاوٹ ڈالنا ہے تاکہ جنگ بندی معاہدے پر عمل درآمد مکمل نہ ہو سکے۔ حماس نے ثالثین سے مطالبہ کیا کہ اسرائیل پر دباؤ ڈالنے کے لیے فوری اقدامات کریں تاکہ اس کے جرائم کو روکا جا سکے۔

جولائی کے دوران مہنگائی کی شرح 9.2 فیصد ریکارڈ کی گئی

گزشتہ سال اسی ماہ میں سی پی آئی 4.1 فیصد رہا تھا' ادارہ شماریات

لاہور (این این آئی) گزشتہ ماہ جولائی 2026 کے دوران مہنگائی کی شرح سالانہ 9.2 فیصد ریکارڈ کی گئی۔ ادارہ شماریات کے مطابق جون میں کنزیومر پرائس انڈیکس 11.1 فیصد ریکارڈ کیا گیا تھا جبکہ جولائی 2025 میں سی پی آئی 4.1 فیصد رہا تھا۔ جولائی 2026 میں ماہانہ بنیاد پر اس میں 1.2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ ماہ 0.3 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی تھی۔ جولائی 2025 میں ماہانہ بنیاد پر اس میں 2.9 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ شہری علاقوں میں کنزیومر پرائس انڈیکس کے تحت مہنگائی کی شرح جولائی 2026 میں سالانہ بنیاد پر 8.7 فیصد رہی جبکہ گزشتہ ماہ یہ 11.2 (بقیہ 23 صفحہ 3 پر)

ملک کے مختلف علاقوں میں موسلا دھار بارشوں کے باعث نشیبی علاقے زیر آب آنے کا اندیشہ، محکمہ موسمیات کا انتباہ جاری

اسلام آباد (این این آئی) محکمہ موسمیات نے انتباہ جاری کیا ہے کہ پیر کی رات اور 4 اگست کو اسلام آباد، راولپنڈی، شیخوپورہ، قصور، فیصل آباد، ملتان، ساہیوال، اوکاڑہ، بہاولنگر، گوجرانوالہ، گجرات، سیالکوٹ، لاہور، پوٹھوہار ریجن، پشاور، نوشہرہ میں موسلا دھار بارشوں (بقیہ 31 صفحہ 3 پر)

ایران اور امریکا کے بیانات میں تضاد، آبنائے ہرمز پر اختلافات برقرار

مستقبل میں کسی بھی ممکنہ معاہدے کیلئے ایرانی عوام حقوق و مفادات کی واضح ضمانت کا مطالبہ کر رہے ہیں، رائٹرز

تہران (این این آئی) خطے میں کشیدگی کے باوجود ایران اور امریکا کے بیانات میں واضح تضاد برقرار ہے جبکہ آبنائے ہرمز کے معاملے پر دونوں ممالک کے درمیان اختلافات بھی برقرار ہیں۔ عالمی خبر رساں ایجنسی رائٹرز کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ایرانی موقف کے مطابق آبنائے ہرمز پر بحری آمدورفت سے متعلق اختیار ایران کے پاس برقرار ہے جبکہ تہران نے امریکا کے ساتھ کسی بھی قسم کے مذاکرات یا ملاقات کی تردید کرتے ہوئے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے (بقیہ 32 صفحہ 3 پر)

بلوچستان ہائی کورٹ کی عمارت کا توسیعی منصوبہ نہایت اہمیت کا حامل ہے، بابر خان

جس کی تکمیل سے عدالت عالیہ میں آنے والے سائلین وکلا اور عدالتی عملے کو جدید اور بہتر سہولیات میسر آئیں، سیکرٹری مواصلات و تعمیرات بلوچستان

کوئٹہ (این این آئی) سیکرٹری مواصلات و تعمیرات بلوچستان بابر خان نے بلوچستان ہائی کورٹ کی عمارت کے توسیعی منصوبے کا تفصیلی دورہ کیا اور جاری تعمیراتی سرگرمیوں کا جائزہ لیا اس موقع پر چیف انجینئر کوئٹہ زون عبدالرحیم بنگلزئی چیف آرکیٹیکٹ ڈاکٹر سہراب مری ایگزیکٹو انجینئر بلڈنگ کچلاک ڈویژن عمر منیر سمیت متعلقہ محکموں کے اعلیٰ افسران بھی ان کے ہمراہ موجود تھے دورے کے دوران سیکریٹری مواصلات و تعمیرات کو منصوبے کی مجموعی پیش رفت تعمیراتی مراحل تکنیکی امور، آرکیٹیکچرل ڈیزائن درپیش چیلنجز اور منصوبے کی تکمیل کے مجوزہ ٹائم فریم کے حوالے سے تفصیلی بریفنگ دی گئی حکام نے منصوبے پر جاری کام استعمال ہونے والے تعمیراتی معیار اور آئندہ مراحل سے متعلق بھی (بقیہ 49 صفحہ 3 پر)

سپریم کورٹ، پرویز الٰہی نے جسمانی ریمانڈ سے متعلق اپیل واپس لے لی، درخواست خارج

اسلام آباد (این این آئی) سپریم کورٹ نے غیر قانونی بھرتیوں سے متعلق کیس میں سابق وزیراعلی پنجاب پرویز الٰہی کی جانب سے جسمانی ریمانڈ کے خلاف دائر اپیل واپس لینے کی بنیاد پر خارج کر دی۔

ایران جنگ، امریکی فوج نے اہلکاروں سے تخلیقی اور غیر روایتی تجاویز مانگ لیں

امریکی سینٹرل کمانڈ کی تخلیقی سوچ اور کام کرنے کی ایک طویل تاریخ ہے، ترجمان سینٹکام

واشنگٹن (این این آئی) امریکی فوج کی سینٹرل کمانڈ کے ایک سینئر افسر نے اپنے اہلکاروں اور تجزیہ کاروں سے ایران پر دباؤ ڈالنے کے لیے تخلیقی اور غیر روایتی تجاویز طلب کر لیں۔ امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹکام) کی انٹیلیجنس برانچ کے ایک افسر نے فوجی تجزیہ کاروں کے ایک بڑے گروپ کو ای میل بھیجی جس میں لکھا گیا تھا کہ 'ہم ایران پر دباؤ ڈالنے اور اسے سزا دینے کے لیے نئے، تخلیقی اور غیر روایتی طریقوں کی تلاش میں ہیں۔

بلوچستان کے تمام سرکاری و نجی سکولوں میں ہفتے میں 6 روز تدریس کا فیصلہ

کوئٹہ (این این آئی) حکومت بلوچستان نے صوبے بھر کے تمام سرکاری و نجی سکولوں میں ہفتے کے چھ روز تدریس کا فیصلہ کر لیا۔ سیکرٹری سکول ایجوکیشن لعل جان جعفر کی جانب سے (بقیہ 39 صفحہ 3 پر)

وزیراعظم شہباز شریف پرائیویٹ سیکٹر اور سرمایہ کاری کے حوالے سے منعقدہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

پاکستان اور ترکی کے درمیان دوستی برادرانہ تعلقات اور باہمی محبت پر مبنی ہے، سید عمران شاہ

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر برائے تخفیفِ غربت و سماجی تحفظ، سید عمران احمد شاہ نے شکاگو میں زکو فاؤنڈیشن آف امریکہ کے زیر اہتمام منعقدہ تیسرے ترک ہیریٹیج فیسٹیول میں شرکت کی۔ اس موقع پر انہوں نے مختلف ثقافتی، معلوماتی اور کمیونٹی اسٹالز کا دورہ کیا اور فیسٹیول کے کامیاب انعقاد پر منتظمین کی کاوشوں کو سراہا۔

ایم ٹیگ نہ ہونے پر اضافی ٹول ٹیکس وصول نہ کرنے کے حکم میں توسیع کر دی گئی

اسلام آباد (این این آئی) ایم ٹیگ نہ لگوانے پر 50 فیصد اضافی ٹول ٹیکس وصول نہ کرنے کے حکم میں اسلام آباد ہائیکورٹ نے اگلی سماعت تک توسیع کر دی، نیشنل ہائی وے اتھارٹی نے تحریری جواب عدالت میں جمع کروا دیا۔

پاکستان ایران تعلقات دماوند اور کے ٹو جیسے بلند ہیں: ایرانی سفیر رضا امیری مقدم

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان میں ایرانی سفیر رضا امیری مقدم نے کہا ہے کہ ایران اور پاکستان کے تعلقات ایران کی دماوند اور پاکستان کی کے ٹو چوٹیوں جیسے بلند ہیں۔

الیکشن کمیشن کی تمام سیاسی جماعتوں کے سربراہان کو 29 اگست تک اکاؤنٹس کے گوشوارے جمع کرانے کی ہدایت

اسلام آباد (این این آئی) الیکشن کمیشن نے تمام سیاسی جماعتوں کے سربراہان کو الیکشن ایکٹ 2017 کی دفعہ 204 اور 210 اور الیکشن رولز 2017 کے قاعدہ 159 اور 160 کے تحت یاد دہانی کرائی ہے کہ (بقیہ 40 صفحہ 3 پر)

لاہور چیمبر الیکشن کا میدان گرم، کارپوریٹ کلاس میں پیاف کا شاندار پاور شو

پائینیر بزنس مین گروپ کے چیئرمین علی حسام اصغر، فاؤنڈر گروپ کے چیئرمین شیخ ابراہیم کی بھی شرکت

لاہور (این این آئی) لاہور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے آئندہ انتخابات کے سلسلے میں انتخابی سرگرمیاں عروج پر پہنچ گئیں۔ اس سلسلے میں پیاف کے کارپوریٹ کلاس کے امیدوار مطاہر احمد کی جانب سے منعقدہ شاندار ظہرانہ شہر کی تاجر برادری کا بڑا اجتماع بن گیا جس میں پیاف کی مرکزی قیادت، مختلف تجارتی گروپس کے سربراہان اور کارپوریٹ کلاس سے تعلق رکھنے والے کاروباری افراد نے بھرپور شرکت کی۔

بلاول بھٹو زرداری کا پولیس کے شہید افسران و جوانوں کو شاندار الفاظ میں خراجِ عقیدت

پولیس کے شہدا کی عظیم قربانیاں جرات، حب الوطنی اور وطن سے بےلوث وفاداری کی لازوال علامت ہیں، یوم شہدائے پولیس پر پیغام

کراچی/اسلام آباد لاہور (این این آئی) پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے یومِ شہدائے پولیس کے موقع پر پولیس کے شہید افسران و جوانوں کو شاندار الفاظ میں خراجِ عقیدت پیش کیا ہے۔ میڈیا سیل بلاول ہاس سے جاری کردہ پریس ریلیز کے مطابق پی پی پی چیئرمین نے کہا کہ پولیس فورس کے بہادر مرد و خواتین اہلکاروں نے ہمیشہ دہشت گردی، انتہاپسندی اور جرائم کے خلاف جنگ میں صفِ اول کا کردار ادا کیا ہے اور قومی سلامتی و عوام کے تحفظ کو اپنی جانوں پر مقدم رکھا ہے۔

ایران دشمن کی ہر دھمکی کو سنجیدہ لیتا اور دفاعی صلاحیت کو مزید مضبوط بناتا ہے، ایرانی وزیر دفاع

ہم نہ تو کسی اچانک صورت حال پر حیران ہوں گے اور نہ ہی غیر فعال رہیں گے، سید مجید ابن الرضا

تہران (این این آئی) ایران کے قائم مقام وزیرِ دفاع سید مجید ابن الرضا نے کہا ہے کہ ایران دشمن کی ہر دھمکی کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے اپنی عسکری تیاری و دفاعی صلاحیت کو مزید مضبوط بناتا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق انہوں نے امریکی صدر کی جانب سے ایران کے خلاف نئے حملے مخر کر کے مذاکرات کا دوبارہ آغاز کرنے پر ردعمل دیا ہے۔ سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر جاری بیان میں سید مجید ابن الرضا نے کہا کہ دشمن کے حالیہ بیانات نفسیاتی اور ادراکی جنگ کا حصہ ہو سکتے ہیں۔

صوبائی وزیر خزانہ میر شعیب نوشیروانی لوگوں کے مسائل سن رہے ہیں

صوبہ ہزارہ کا قیام وقت کی اہم ضرورت، آئینی عمل شروع کیا جائے، سردار محمد یوسف

صوبہ ہزارہ کی تحریک قربانیوں کی علامت ہے جسے نظرانداز نہیں کیا جا سکتا، سینیٹر طلحہ محمود کی گفتگو

اسلام آباد (این این آئی) صوبہ ہزارہ تحریک کے چیئرمین وفاقی وزیر سردار محمد یوسف نے کہا ہے کہ صوبہ ہزارہ کا قیام ہزارہ کے عوام کا دیرینہ، آئینی اور جمہوری مطالبہ ہے جس کیلئے گزشتہ سولہ برس سے پرامن جدوجہد جاری ہے، ہزارہ کے عوام نے اس تحریک کے لیے قربانیاں دی ہیں اور اب وقت آ گیا ہے حکومت اس مطالبے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے پارلیمانی اور آئینی عمل کو آگے بڑھائے۔

بجلی کی تقسیم کار کمپنیوں

نجکاری سے قبل لیسکو، میپکو کو دو یا تین ڈسکوز میں تقسیم کرنیکی تجویز، تکنیکی کمیٹی قائم

لاہور (این این آئی) وزارت نجکاری نے لاہور الیکٹرک سپلائی کمپنی اور ملتان الیکٹرک پاور کمپنی کو نجکاری سے قبل دو یا تین چھوٹی بجلی تقسیم کار کمپنیوں میں تقسیم کرنے کے (بقیہ 37 صفحہ 3 پر)

کشمیری عوام نے جمہوری حق کا استعمال کرتے ہوئے استحکام، ترقی اور خوشحالی کے حق میں فیصلہ دیا، طارق فضل چوہدری

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور ڈاکٹر طارق فضل چوہدری نے کہا ہے کہ آزاد جموں و کشمیر کے انتخابات میں مسلم لیگ (ن) پر بھرپور اعتماد کا اظہار کرنے پر آزاد کشمیر کے غیور عوام اور مہاجرین کشمیر کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ (بقیہ 36 صفحہ 3 پر)

ایرانی قیادت کے اندر اختلافات موجود ہیں، ریپبلکن سینیٹر

ایرانی مذاکرات کی میز پر نہیں آتے تو ان پر شدید بمباری کریں گے، جم بینکس

تہران (این این آئی) امریکا کے ریپبلکن سینیٹر جم بینکس نے کہا ہے کہ اگر ایران نے جلد اپنے جوہری پروگرام کے خاتمے اور آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے پر اتفاق نہ کیا تو صدر ٹرمپ ایران پر حملوں کا دوبارہ آغاز کریں گے۔ امریکی میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے جم بینکس نے کہا کہ اگر ایرانی مذاکرات کی میز پر نہیں آتے اور فوری طور پر معاہدہ نہیں کرتے تو صدر ٹرمپ دوبارہ ان پر شدید بمباری کریں گے۔

جمعیت علماء اسلام ایک نظریاتی، عوامی اور آئینی جدوجہد پر یقین رکھنے والی جماعت ہے، مولانا عبدالرحمٰن رفیق

ایک بار پھر نئے تجربات کے تحت ملک کے نظام کو بند کمروں کے فیصلوں کے ذریعے تختِ مشق بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے، جس سے ملک کا وجود خطرے میں پڑ سکتا ہے۔ مولانا عبدالرحمٰن رفیق

کوئٹہ (این این آئی) جمعیت علماء اسلام ضلع کوئٹہ میں تنظیمی رابطہ مہم کے سلسلے میں مختلف یونٹوں کے اجلاس اور دورے جاری ہیں۔ اس موقع پر ضلعی قائدین سینئر نائب امیر مولانا خورشید احمد، ڈپٹی سیکرٹری جنرل حاجی بشیر احمد کوئٹہ مولانا محبّ اللہ، مولانا محمد ایوب، شیخ مولانا عبدالاحد محمد حسنی، مولوی سعید احمد، مولوی محمد سلیمان، حافظ شبیر احمد مدنی، مولانا حافظ دوست محمد مینگل، حاجی ولی محمد بڑیچ، حافظ سراج الدین، حاجی محمد شاہ لالا، مفتی ابوبکر، مفتی رضا خان، حاجی ظفر اللہ کاکڑ، میر حشمت لہڑی، میر سرفراز شاہوانی اور مفتی رشید احمد حقانی نے خالد بن ولید یونٹ نوحصار، حضرت عمر بن خطاب یونٹ کلی تمشوزئی نوحصار، البدر یونٹ کلی حاجی نیاز محمد تمشوزئی پشتون باغ، حضرت مولانا فتح محمد یونٹ شالدرہ، سرہ غڑگئی یونٹ، مدنی یونٹ پشتون باغ، ابوعبیدہ یونٹ پشتون باغ، حضرت عمر بن خطاب؟ یونٹ لعل آباد ہزارگنجی، ملاحیل آباد یونٹ نواں کلی، غیلان بن سلمہ (بقیہ 15 صفحہ 3 پر)

100 اور 1500 روپے مالیت کے بانڈز کی قرعہ اندازی 17 اگست کو ہوگی

لاہور (این این آئی) 100 اور 1500 روپے مالیت کے انعامی بانڈز کی قرعہ اندازی 17 اگست کو ہوگی۔ 100 روپے والے اسٹوڈنٹس بانڈز کا پہلا انعام 7 لاکھ روپے، کا ایک دوسرے انعام میں 2 لاکھ روپے کے تین اور تیسرے انعام میں 1000 روپے کے 1199 انعامات ہیں۔

ایرانی قیادت دوہرا موقف اختیار کر رہی ہے، ٹرمپ کا دباؤ برقرار رکھنے کا اعلان

ایران نے دہائیوں سے اس مسئلے کو خود جنم دیا، امریکا کسی صورت جوہری ہتھیار حاصل نہیں کرنے دے گا، امریکی صدر

واشنگٹن (این این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران پر دباؤ برقرار رکھنے کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایران کی قیادت دوہرا موقف اختیار کر رہی ہے۔

بیرسٹر عقیل نے نئے صوبوں کی حمایت کیساتھ ساتھ بیوروکریسی کے احتساب کا مطالبہ کر دیا

اسلام آباد (این این آئی) وزیر مملکت برائے قانون و انصاف بیرسٹر عقیل ملک نے نئے صوبوں کی حمایت کے ساتھ ساتھ بیوروکریسی کے احتساب کا مطالبہ کر دیا۔ نجی ٹی وی کے پروگرام میں گفتگو کرتے ہوئے بیرسٹر عقیل ملک نے کہا کہ ہر چیز کیلئے سیاستدانوں کو مورد الزام نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔

کوئٹہ، کلی اسماعیل کے رہائشی عبدالکریم اور دیگر پریس کانفرنس کر رہے ہیں

آزاد کشمیر انتخابات، 34 شکایات درج کرائیں، الیکشن کمیشن نے کارروائی نہیں کی، شیری رحمٰن

رہنما پیپلز پارٹی نے سوشل میڈیا پوسٹ میں الیکشن کمیشن کو جمع کرائی گئی تمام شکایات کی فہرست بھی شیئر کر دی

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان پیپلز پارٹی کی نائب صدر سینیٹر شیری رحمان نے کہا ہے کہ آزاد کشمیر انتخابات کے دوسرے مرحلے میں بے ضابطگیوں سے متعلق پارٹی کی جانب سے الیکشن کمیشن کو 34 شکایات جمع کرائی گئیں، تاہم کسی ایک شکایت پر بھی کارروائی نہیں کی گئی۔ سوشل میڈیا سائٹ ایکس پر جاری بیان میں شیری رحمان نے سوال اٹھایا کہ کیا کسی نے کہا تھا کہ پیپلز پارٹی نے آزاد کشمیر انتخابات کے دوسرے مرحلے میں بے ضابطگیوں کی کوئی شکایت درج نہیں کرائی؟۔

کوئٹہ، عوامی نیشنل پارٹی کے صوبائی صدر اصغر خان اچکزئی، مانت کاکا، داؤد اچکزئی اور دیگر پریس کانفرنس کر رہے ہیں

افغان یونائیٹڈ فرنٹ کا طالبان کیخلاف مسلح کارروائیوں کا آغاز

افغانستان میں غیر ملکی فوجیوں یا اڈوں کی قطعی ضرورت نہیں ہے، جنرل سمیع سادات

کابل (این این آئی) افغانستان میں مزاحمتی گروہ افغانستان یونائیٹڈ فرنٹ نے افغان طالبان حکومت کیخلاف مسلح کارروائیوں کا آغاز کر دیا۔ گزشتہ روز افغانستان یونائیٹڈ فرنٹ کے چیئرمین اور سابق افغان جنرل سمیع سادات نے اپنے ویڈیو بیان میں اعلان کیا کہ طالبان کے خلاف جنگی کارروائیاں شروع کرنے کی اجازت دے دی گئی۔

ہم ووٹ کی طاقت پر یقین رکھتے ہیں اور ن لیگ کسی اور چیز پر، شرمیلا فاروقی

آزاد کشمیر میں خوف و ہراس کا ماحول پیدا کر کے یہ تاثر دیا گیا کہ مینڈیٹ مل گیا، نجی ٹی وی سے گفتگو

کراچی (این این آئی) پاکستان پیپلز پارٹی کی رہنما شرمیلا فاروقی نے کہا ہے کہ ہم ووٹ کی طاقت پر یقین رکھتے ہیں اور ن لیگ کسی اور چیز پر یقین رکھتی ہے۔ نجی ٹی وی پروگرام میں گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آزاد کشمیر میں خوف و ہراس کا ماحول پیدا کر کے یہ تاثر دیا گیا کہ مینڈیٹ مل گیا۔ شرمیلا فاروقی نے کہا کہ پولنگ ڈے سے پہلے گرین بسیں اور دیگر منصوبوں کے (بقیہ 34 صفحہ 3 پر)

خیبر پختونخوا، 1 ہفتے میں ڈینگی کے 35 کیسز رپورٹ

رواں سال صوبے میں ڈینگی کیسز کی تعداد 250 ہوگئی، کوئی موت رپورٹ نہیں ہوئی، محکمہ صحت

پشاور (این این آئی) محکمہ صحت خیبر پختونخوا نے ڈینگی کیسز کے اعداد و شمار جاری کر دیئے۔ محکمہ صحت کے مطابق ایک ہفتے کے دوران صوبے میں ڈینگی کے 35 کیسز رپورٹ ہوئے ہیں۔ محکمہ صحت نے بتایا ہے کہ رواں سال خیبر پختونخوا میں ڈینگی کیسز کی تعداد (بقیہ 35 صفحہ 3 پر)

گندم کی قیمت بڑھانیکی تجویز ہے، رانا تنویر حسین

چھوٹے کاشتکار اگر کارپوریٹ فارمنگ کی طرف آئیں تو مفت کھاد اور مشینری فراہم کی جائیگی، وفاقی وزیر

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر برائے فوڈ سیکیورٹی رانا تنویر حسین نے کہا ہے کہ گندم کی قیمت بڑھانے کی تجویز ہے جس پر وفاقی حکومت کو فیصلہ کرنا ہے۔ قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے غذائی تحفظ و تحقیق کے اجلاس میں رانا تنویر حسین نے کہا کہ گندم کی قیمت بڑھائی گئی تو کسان زیادہ کاشت کریں گے، گندم کا ریٹ ساڑھے پانچ ہزار روپے فی من نہیں کر سکتے۔ رانا تنویر حسین نے کہا صوبوں میں گندم کی کمی پر چھاپے مارے گئے لیکن گندم نہیں مل سکی، سی سی سی نے گندم امپورٹ کرنے کی منظوری دی ہے۔ انھوں نے کہا کہ وفاق گندم امپورٹ کرتا ہے تو صوبے گندم بھی لیتے ہیں اور پیسے بھی نہیں دیتے، صوبوں کو اجازت دینگے کہ وہ خود بھی گندم امپورٹ کر سکیں، باہر سے آنیوالی گندم چار ہزار تین سو روپے فی من میں پڑے گی۔ وفاقی وزیر رانا تنویر حسین نے کہا کہ چھوٹے کاشتکار اگر کارپوریٹ فارمنگ کی طرف آئیں تو مفت کھاد اور مشینری فراہم کی جائیگی۔

سعودی وزیر خارجہ کا ایرانی ہم منصب سے رابطہ، خطے میں جاری کشیدگی میں کمی کیلئے سفارتی کوششوں پر زور

ریاض (این این آئی) سعودی وزیر خارجہ فیصل بن فرحان کا ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی سے ٹیلی فونک رابطہ ہوا جس میں خطے کی صورتحال اور کشیدگی میں کمی کے لیے سفارتی کوششوں پر گفتگو ہوئی۔

شوگر ملز ایسوسی ایشن نے ہر سال کی طرح اس سال بھی چینی برآمد کرنے کی اجازت مانگ لی

5 لاکھ 85 ہزار ٹن چینی اضافی ہے، برآمد کرنے کی اجازت دی جائے، نائب وزیراعظم اور وزیر فوڈ سکیورٹی کو خط

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان شوگر ملز ایسوسی ایشن نے ہر سال کی طرح اس سال بھی چینی برآمد کرنے کی اجازت مانگ لی۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق پاکستان شوگر ملز ایسوسی ایشن نے نائب وزیراعظم اور وزیر فوڈ سکیورٹی کو خطوط لکھ دیے اور حکومت سے 5 لاکھ 85 ہزار ٹن سرپلس چینی برآمد کرنے کا مطالبہ کیا۔

ایرانی قیادت دوہرا موقف اختیار کر رہی ہے، ٹرمپ کا تہران پر دباؤ برقرار رکھنے کا اعلان

واشنگٹن (این این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران پر دباؤ برقرار رکھنے کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایران کی قیادت دوہرا موقف اختیار کر رہی ہے۔

وزیراعظم سے وزیر داخلہ محسن نقوی کی ملاقات

ملک کی مجموعی سیاسی و سکیورٹی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا' ذرائع

لاہور (این این آئی) وزیراعظم محمد شہباز شریف سے وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے ملاقات کی۔ نجی ٹی وی نے ذرائع کے حوالے سے بتایا کہ ملاقات میں ملکی سیاسی اور سکیورٹی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ بتایا گیا ہے کہ وزیراعظم شہباز شریف سے وزیر داخلہ محسن نقوی نے لاہور میں ماڈل ٹاؤن میں اتوار کے روز ملاقات کی تھی۔

ایران خطے میں کشیدگی بڑھانے کا خواہاں نہیں، ملکی سلامتی، قومی دفاع پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائیگا، مسعود پزشکیان

تہران (این این آئی) ایران کے صدر مسعود پزشکیان نے کہا ہے کہ ایران خطے میں کشیدگی بڑھانے کا خواہاں نہیں، تاہم ملکی سلامتی، قومی مفادات اور سرزمین کے دفاع پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ صدر مسعود پزشکیان نے اپنے بیان میں کہا کہ ایران کشیدگی کا دائرہ وسیع نہیں کرنا چاہتا اور خطے میں امن و استحکام کے قیام کا خواہاں ہے۔

صوبہ کا قیام ہزارہ کے عوام کا دیرینہ، آئینی اور جمہوری مطالبہ ہے، سولہ برس سے پرامن جدوجہد جاری ہے، وزیر سردار محمد یوسف

ہزارہ کے عوام نے تحریک کیلئے قربانیاں دیں، حکومت مطالبے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے پارلیمانی اور آئینی عمل کو آگے بڑھائے، پریس کانفرنس

اسلام آباد (این این آئی) صوبہ ہزارہ تحریک کے چیئرمین وفاقی وزیر سردار محمد یوسف نے کہا ہے کہ صوبہ ہزارہ کا قیام ہزارہ کے عوام کا دیرینہ، آئینی اور جمہوری مطالبہ ہے (بقیہ 33 صفحہ 3 پر)

کوئٹہ سے پشاور جانے والی جعفر ایکسپریس (آج) ایک روز کیلئے معطل کرنے کا فیصلہ

کوئٹہ (این این آئی) ریلوے حکام نے ناگزیر وجوہات کے باعث کوئٹہ سے پشاور جانے والی جعفر ایکسپریس کو ایک روز کیلئے معطل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ریلوے ذرائع کے مطابق جعفر ایکسپریس (آج) منگل کو کوئٹہ سے پشاور کیلئے روانہ نہیں ہوگی۔

مرید کے، وفاقی وزیر فوڈ سکیورٹی اینڈ ریسرچ رانا تنویر حسین میڈیا سے گفتگو کر رہے ہیں